إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

AL FAZL QADIAN

تار کا پتہ الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند للعہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲

جلد ۲۱	مطابق ۲۶ جون سنہ ۱۹۳۴ء	یوم سہ شنبہ	۱۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۳ھ	نمبر ۱۵۴

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

شرعی اور کونی اوامر

(فرمودہ ۲۶ جون سنہ ۱۹۰۳ء)

فرمایا۔" اوامر کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک امر شرعی ہوتا ہے۔ جس کے برخلاف انسان کر سکتا ہے۔ دوسرے اوامر کونی ہوتے ہیں۔ جس کا خلاف ہو ہی نہیں سکتا۔ جیسا کہ فرمایا قلنا یا نار کونی بردًا و سلٰمًا علےٰ ابراھیم اس میں کوئی خلاف نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ آگ اس حکم کے خلاف ہرگز نہ کر سکتی تھی انسان کو جو حکم اللہ تعالےٰ نے شریعت کے رنگ میں دیئے ہیں۔ جیسے اقیموا الصّلوٰۃ نماز کو قائم رکھو۔ یا فرمایا۔ واستعینوا بالصبر والصّلوٰۃ ان پر جب وہ ایک عرصہ تک قائم رہتا ہے۔ تو یہ احکام بھی شرعی رنگ سے نکل کر کونی رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ اور پھر وہ ان احکام کی خلاف ورزی کر ہی نہیں سکتا۔"

(الحکم ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء)

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ۲۳ جون ساڑھے بارہ بجے بذریعہ موٹر لاہور سے تشریف لائے۔ احباب کی ایک کثیر تعداد قصبہ سے باہر حضور کے استقبال کے لئے موجود تھی حضور نے ازراہ کرم ہر ایک کو شرف مصافحہ بخشا:۔

۲۴ جون بوقت چار بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

یہ خبر نہایت مسرت سے شائع کی جاتی ہے۔ کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل۔ بی اے۔ ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا نکاح حضرت نواب محمد علی خانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ کی صاحبزادی سے قرار پایا ہے۔ انشاء اللہ العزیز ۲ جولائی سنہ ۱۹۳۴ء کو یہ مبارک تقریب عمل میں آئے گی:۔

جامعہ احمدیہ کے درجہ رابعہ کا آخری سالانہ امتحان نظارت تعلیم و تربیت کے زیر نگرانی ۲۳ جون سے شروع ہے۔ امسال اللہ تعالےٰ کے فضل سے آٹھ طلبا امتحان مبلغین میں شریک ہیں:۔

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ ایبٹ آباد کا سالانہ جلسہ

انشاء اللہ العزیز جلسہ ۳۰ جون وکیم جولائی ۱۹۳۴ء کو ہوگا۔ بیرونی احباب کی رہائش اور خوراک کا انتظام اعلیٰ پیمانہ پر کیا گیا ہے۔ ضلع ہزارہ، صوبہ سرحد، راولپنڈی اور کیمبل پور کے دوست کثرت سے شریک ہوکر جلسہ کی رونق بڑھائیں۔ ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان

مین پوری کے غیر احمدی اصحاب کا شکریہ

مولوی جلال الدین صاحب مبلغ ضلع مین پوری یو۔پی کی وفات پر وہاں کے غیر احمدی احباب نے ان کے کفن دفن میں پوری ہمدردی دکھائی۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ تمام جماعتیں اپنے مرحوم بھائی کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت کریں۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔

قبولیت دعا کا ایک نشان

اوائل نومبر ۱۹۳۳ء میں خاکسار کا اکلوتا لڑکا فوت ہوگیا۔ خاکسار جب سالانہ جلسہ ۱۹۳۳ء پر قادیان گیا۔ تو حضرت اقدس کی خدمت میں ایک دستی عریضہ پیش کیا۔ جس میں عزیز کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے دعا کی التجا کی۔ حضور کی طبیعت اس دن (۲۵ دسمبر) علیل تھی۔ اور ویسے بھی جلسہ کے دنوں میں حضور نہایت مصروف ہوتے ہیں۔ اس لئے کسی جواب کی توقع نہ تھی۔ لیکن حضور نے نہایت شفقت اور ذرہ نوازی فرماتے ہوئے مندرجہ ذیل کلمات اپنے دست مبارک سے رقم فرما کر عطا فرمائے:۔

عزیز مکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عزیز کی وفات کا بہت افسوس ہوا۔ اللہ تعالےٰ اس کا نعم البدل عنایت فرمائیں اور سب عزیزوں کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔ اپنے گھر میں تسلی دلائیں۔ کہ انشاء اللہ تعالےٰ اس سے اچھا اور زندہ رہنے والا بچہ اللہ تعالےٰ عطا فرمائے گا۔ ما ننسخ من آیۃ او ننسھا نأت بخیر منھا کے ایک یہ بھی معنے ہیں۔ والسلام۔ خاکسار مرزا محمود احمد۔

شکر کا مقام ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے لطف وکرم سے ۷ مئی عاجز کو ایک لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضور نے رشید الدین تجویز فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ یہی بچہ حضرت اقدس کے کلمات کو پورا کرنے والا۔ صاحب اقبال اور خادم اسلام ہو:۔ خاکسار:۔ ڈاکٹر کریم الدین میڈیکل افسر انچارج ڈسپنسری میسہ۔ ضلع گجرات

سپاس تعزیت

جن دوستوں نے میرے والد محترم مولوی جلال الدین صاحب مبلغ یو۔پی کی وفات پر مجھ سے اور میرے خاندان سے اظہار ہمدردی کیا ہے میں اپنی طرف سے اور اپنے خاندان کی طرف سے ان کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ چونکہ ہر دوست کو فرداً فرداً جواب لکھنا دشوار ہے۔ اس لئے بذریعہ اخبار اس فرض کو ادا کرتا ہوں:۔ خاکسار شرافت احمد:۔

میاں محمد شریف صاحب کا تبادلہ

میاں محمد شریف صاحب اڈیشنل مجسٹریٹ بہادر باختیارات دفعہ ۳۰ شیخوپورہ سے ۱۶ مئی ۱۹۳۴ء کو چکوال ضلع جہلم تبدیل ہوگئے ہیں۔ اور وہاں سب ڈویژن افسر کے عہدے پر لگائے گئے ہیں۔ شیخوپورہ کی ہندو و مسلم پبلک کو میاں صاحب کی تبدیلی کا بہت افسوس ہے:۔ خاکسار رحیم بخش سیکرٹری انجمن احمدیہ شیخوپورہ

جماعت احمدیہ کے نئے ایل ایل بی

۲۲ جون ایل ایل بی کا نتیجہ نکلا۔ چھ احمدی شریک ہوئے تھے۔ اور بفضلہ سب کامیاب ہوگئے۔ نام حسب ذیل ہیں:۔ (۱) غلام مرتضےٰ صاحب ۳۹۰ سیکنڈ ڈویژن (۲) محمد مستقیم صاحب ۴۰۵ فرسٹ (۳) چوہدری نصر اللہ صاحب ۳۴۷ سیکنڈ (۴) چوہدری نبی احمد صاحب ۳۱۴ سیکنڈ (۵) خورشید احمد صاحب ۳۲۳ سیکنڈ (۶) نذیر احمد صاحب باجوہ ۳۸۵ فرسٹ

بی اے

حسب ذیل اصحاب نے بھی امسال بی۔اے کا امتحان پاس کیا۔ (۱) عبدالرؤف صاحب برادر مولانا سالک صاحب (۲) محمد عمر صاحب میاں خیلی لاہور (۳) مرزا محمد یعقوب صاحب امرتسر:

محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ بنت جناب شیخ عبدالرحمن صاحب مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے بھی امسال بی اے کا امتحان دیا ہے۔ لیکن ابھی نتیجہ نہیں نکلا۔ کامیابی کے لئے دعا کی جائے

ایم اے

امسال ہماری جماعت کے دو نوجوان ایم۔اے اکنامکس میں شریک ہوئے۔ اور دونو خدا کے فضل سے کامیاب رہے۔ ایک چودھری منظور الحسن صاحب ساکن گجرات اور دوسرے افتخار الحق صاحب ساکن بٹالہ ہیں

بی کام میں امتیازی کامیابی

گزشتہ پرچہ میں قاضی عبدالرحیم صاحب شبلی کی امتحان بی کام میں کامیابی کی خبر درج کی جاچکی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر موجب مسرت ہے۔ کہ قاضی صاحب نے ۴۸۳ نمبر حاصل کئے۔ اور بنکنگ ڈرانسپورٹ کے طلباء میں اول رہے۔ نیز تمام پنجاب میں سوم خدا تعالےٰ مبارک کرے:۔

درخواست ہائے دعا

(۱) امریکہ سے ڈاکٹر محمد یوسف خان صاحب کے تازہ خط سے معلوم کرکے مجھے سخت افسوس ہوا۔ کہ وہ بیمار ہیں۔ اور طبی مشورہ کے ماتحت اپریشن کرائیں گے۔ احباب دردِ دل سے دعا کریں۔ کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کو خدا تعالےٰ شفائے عاجلہ بخشے۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔

(۲) خاکسار کی دینی اور دنیوی مشکلات کے حل۔ جماعت کی ترقی۔ نیز ایک اہم کام میں میری کامیابی کے لئے احباب دعا کریں۔ خاکسار محمد یونس باز دیگوالہ تحصیل کوہاٹ (۳) خاکسار کی صحت کچھ عرصہ سے خراب ہے۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار بشیر احمد بسمٹریال (۴) میرے بچہ منیر احمد قمر کی صحت اور درازی عمر کے لئے دوست دعا کریں۔ خاکسار محمد فضل الٰہی سیالکوٹ (۵) عزیزم محمد شریف فالج اور تشنج سے بیمار ہے۔ سید عبدالقیوم صاحب کی بیٹی حنیفہ خاتون بھی مختلف امراض پیچیدہ میں مبتلا ہے۔ دونوں کی صحت کے لئے دعا کریں۔ نیز میں اور برادر سید عبدالواحد صاحب مستقل روزگار نہ ملنے کے باعث بہت پریشان ہیں۔ ہمارے لئے بھی دعا کی جائے۔ خاکسار سید عبدالقادر۔ جالندھر چھاؤنی (۶) خاکسار ان دنوں بعض مصائب میں ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ رحم فرمائے۔ خاکسار عطا محمد از بنگہ۔

اعلان نکاح

(۱) ۹ جون خواجہ عبدالغنی صاحب احمدی ولد خواجہ محمد اکبر صاحب سکنہ لاہور کا نکاح مسماۃ امۃ الرحمن بنت خواجہ عبدالحق صاحب احمدی گوجرانوالہ کے ساتھ مبلغ نوصد روپیہ حق مہر جس میں سے مبلغ چار صد روپیہ بصورت زیورات بروقت نکاح ادا کردیا گیا۔ مولوی عبدالغنی صاحب مولوی فاضل نے پڑھا۔ خاکسار غلام حسین جنرل سیکرٹری از گوجرہ (۲) ۲۵ مئی ۱۹۳۴ء عبدالعزیز ولد سلطان محمد کا نکاح انوار بی بی دختر ہدایت اللہ خان احمدی قوم ترک ساکن چک امیرہ کشمیر سے بعوض چار سو روپیہ مہر جس میں زیور بھی شامل ہے۔ مولوی محمد یحییٰ صاحب احمدی نے پڑھا خاکسار راجہ غلام محمد چک امیرہ (۳) ۸ جون ۱۹۳۴ء خاکسار کا نکاح مسماۃ چراغ بی بی بنت میاں سراج دین صاحب ساکن جلال پور جٹاں کے ساتھ بالعوض ۵۰۰ روپیہ حق مہر سید محمد شاہ صاحب امام جماعت احمدیہ فتح پور ضلع گجرات نے پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے:۔ خاکسار مرزا محمد حسین فتح پور ضلع گجرات۔ (۴) عزیزم منشی فضل الدین ولد دین محمد قوم ارائیں سکنہ سٹھیالہ کا نکاح ۸ مئی مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے فاطمہ بیگم بنت میاں سلطان احمد صاحب سکنہ نواں پنڈ بہادر ضلع گورداسپور سے بعوض مبلغ دو صد روپیہ مہر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ بابرکت کرے۔ آمین۔ خاکسار ماسٹر محمد مولا داد۔ قادیان۔ (۵) ۱۷ جون ۱۹۳۴ء سید کریم بخش صاحب آفیشیم ہوس کلکتہ ولد مولوی سید رسول بخش صاحب ساکن سرو ضلع کٹک کا نکاح فہیمہ خاتون صاحبہ بنت منشی سید تفضیل علی صاحب مرحوم کے ساتھ دو ہزار پانصد روپیہ مہر پر مولوی سید عبدالسلام صاحب مولوی فاضل نے بمقام محی الدین پور پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار سید محمد زکریا از رسولپور:۔

56

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۵۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۱

کانگرس اور فرقہ وارانہ فیصلہ

سیاسیات ہند میں گاندھی جی کی ناکام رہنمائی

سیاسیات میں ناکامی کی وجہ

ہندوستان کی گذشتہ چند سالہ تاریخ پر غور کرنے والا ہر بصیر یہ کہنے کے لئے مجبور ہو گا۔ کہ جہاں عام اہل ہند سیاسی حقوق کے حصول کے لئے مخلصانہ جوش اور ولولہ کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ ہر بڑی سے بڑی قربانی و ایثار کا انہوں نے ثبوت دیا۔ بے حد جانی و مالی نقصانات اٹھاتے ہوئے آگے ہی بڑھے۔ ہر بات جو ان کے سامنے پیش کی گئی۔ اس پر انہوں نے بغیر سوچے سمجھے عمل شروع کر دیا۔ اور انتہاء یہ کہ ایک شخص کو سیاہ و سفید کا مالک بنا کر انہوں نے اپنی قسمت کی باگ اس کے ہاتھ میں دے دی۔ وہاں ان کو راہ نما ایسا ملا۔ جو محض جذبات سے کھیلنا۔ اور قیاسات کے گھوڑے دوڑانا جانتا تھا۔ ہوائی قلعے تعمیر کرنا اس کا کام رہا ہے نتیجہ اور بے فائدہ باتوں میں الجھائے رکھنا اس کا شغل تھا۔ کبھی نہ پوری ہونے والی امیدیں دلانا اور سبز باغ دکھانا اس کا سب سے بڑا کارنامہ تھا۔ جس کا نتیجہ وہی ہوا۔ جو ہونا چاہیے تھا کہ کئی سال کی مسلسل جدوجہد۔ اور بے شمار جانی و مالی نقصانات اٹھانے کے بعد آج بھی یہ لوگ انتہائی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ کہ انہیں کامیابی کا صحیح رستہ نظر نہیں آتا۔ اور وہ شخص جس کے سپرد انہوں نے سب کچھ کر رکھا ہے۔ کوئی مفید اور قابل عمل بات پیش کرنے سے قاصر ہے:۔

کانگرس سے مایوسی

کامل آزادی۔ اور پورن سوراجیہ سے متعلق سابقہ جدوجہد کا کلیۃً خاتمہ تو اس وقت ہو گیا۔ جب گاندھی جی نے سول نافرمانی واپس لے لی۔ اور حکومت سے عدم تعاون کی بجائے تعاون کرنے کے لئے انہوں نے کانگرس کو آمادہ کر لیا۔ خیال ہو سکتا تھا۔ کہ اگر سول نافرمانی اور عدم تعاون کی ناقابل عمل اور تباہ کن تحریکات کو دُور اندیشی اور دانشمندی سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ تو ان کے تلخ تجربہ کے بعد جو راہ اختیار کی جائے گی۔ وہ پورے غور و فکر اور انتہائی حزم و احتیاط کے ساتھ اختیار کی جائے گی۔ اقلیتوں کو مطمئن کر کے حکومت کے سامنے متحدہ مطالبات پیش کئے جائینگے اور اس کشمکش کو دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ جو ہندوستان کی غالب اکثریت کے خود غرضانہ رویہ کی وجہ سے پیدا ہو چکی ہے۔ اور جس کی وجہ سے ملک کو بہت نقصان پہونچ رہا ہے۔ لیکن افسوس کہ یہ امید بھی پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ کیونکہ گاندھی جی نے کانگرس کو ایسی راہ پر ڈال دیا ہے۔ جو سیدھی تفرقہ و شقاق کے تباہ کن صحرا کو جاتی ہے:۔

مسلمانوں کا شوق اتحاد

مسلمانان ہند ہندوؤں کے ساتھ مل کر ملک کی ترقی اور بہبودی کے متعلق جدوجہد کرنے کے لئے جس قدر بے تاب ہیں اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جب حال میں اڑتی ہوئی یہ افواہ پھیلی۔ کہ گاندھی جی کی رائے ہے۔ کہ کسی متفقہ فیصلہ کے موجود نہ ہونے کی حالت میں فرقہ وار فیصلہ کو قبول کر لینا چاہیے۔ پھر جب مفاہمت ہو جائے گی۔ تو فرقہ وار فیصلہ کو ختم کر دیا جائے گا۔ اور انہوں نے اس رائے کا اظہار بذریعہ خط پنڈت مالوی اور بھائی پرمانند جی پر کر دیا ہے۔ تو وہ مسلمان نہیں جنہیں نیشنلسٹ کہا جاتا ہے۔ بلکہ وہ مسلمان جنہیں کٹر فرقہ پرست قرار دیا جاتا ہے۔ اور جن کی بات بات میں مخالفت کرنا کانگرسی اور مہاسبھائی ہندو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ پھولے نہ سمائے۔ اور بغیر اس بات کا انتظار کئے کہ گاندھی جی کے سابقہ طریق عمل کے بالکل خلاف جو بات صرف افواہ کا رنگ رکھتی ہے۔ اس کی تصدیق تو ہو جانے دیں۔ اخبار "انقلاب" (۱۷ جون) نے لکھدیا:۔

"ہمیں ایک لمحہ کے تامل کے بغیر یہ کہہ دینا چاہیئے۔ کہ یہ پہلی خوش آئند خبر ہے۔ جو گاندھی جی کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ نہرو رپورٹ کی اشاعت کے بعد سے اب تک گاندھی جی جس طریق عمل کے پابند ہے۔ وہ حد درجہ یاس خیز تھا۔ بہت زیادہ بد اعتمادی پیدا کرنے والا تھا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ چھ سال کے تلخ تجربات کے بعد اب گاندھی جی کو اپنی غلطیوں کا احساس پیدا ہو گیا ہے۔ اور وہ اپنے پرانے مقصد کو بدلنا چاہتے ہیں خدا کرے یہ اطلاع درست ہو۔ اور خدا کرے گاندھی جی کو اس نئے مسلک میں ثبات اور استقلال نصیب ہو"

فرقہ وارانہ کشمکش بڑھ جانے کا خطرہ

ظاہر ہے۔ کہ وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ فیصلہ سے مسلمان مطمئن نہیں۔ اس میں ان کے سب مطالبات پورے نہیں کئے گئے۔ اور اس میں مسلمانوں کے لحاظ سے بہت کچھ تغیر و تبدل کی ضرورت ہے۔ لیکن باوجود اس کے جب یہ افواہ اڑی۔ کہ گاندھی جی باہمی مفاہمت تک اس فرقہ وارانہ فیصلہ کو قبول کر لینے کا ہندوؤں کو مشورہ دے رہے ہیں۔ اور اس طرح ہندو مسلمانوں میں مفاہمت کی فضا پیدا ہو جانے کا امکان ہے۔ تو مسلمانوں کی طرف سے خوشی اور مسرت کا اظہار شروع ہو گیا لیکن گاندھی جی آخر گاندھی جی ہیں۔ جب ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا ان کی یہ رائے ہے کہ فرقہ وارانہ فیصلہ متفقہ مفاہمت تک کانگرس کو منظور کر لینا چاہیئے۔ تو انہوں نے اس کی تصدیق نہ کی۔ اور آخر کانگرس کی مجلس عاملہ اور پارلیمنٹری بورڈ نے گاندھی جی کی راہ نمائی میں اپنے بمبئی کے اجلاس میں فرقہ وار فیصلہ کے متعلق ایسی رائے ظاہر کی۔ جس کی وجہ سے مفاہمت اور باہمی سمجھوتہ کا کوئی امکان ہی نہیں رہا۔ بلکہ کشمکش کے اور زیادہ پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔ چنانچہ اس قرارداد کے خلاف ایک طرف تو مسلمان اظہار رنج و غم کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ہندو شور مچا رہے ہیں:۔

کانگرس کے فیصلہ کا خلاصہ

بمبئی میں جو کچھ طے کیا گیا ہے۔ اس کا ضروری خلاصہ یہ ہے:۔

۱۔ اگر وائٹ پیپر کا خاتمہ ہو جائے۔ تو فرقہ وارانہ فیصلہ بھی اس کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے:۔

۲۔ چونکہ کانگرس کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ ان تمام فرقوں کی نمائندہ جماعت ہے۔ جس پر ہندوستانی قوم مشتمل ہے۔ اس لئے اس اختلاف رائے کو مدنظر رکھتے ہوئے جو فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق ہے۔ کانگرس اس فیصلہ کو فی الحال نہ منظور کر سکتی ہے۔ اور نہ ہی نامنظور کر سکتی ہے:۔

۳۔ فرقہ وارانہ فیصلہ قومی معیار سے دیکھا جائے۔ تو کئی دوسری وجوہ کی بنا پر علاوہ دیگر بہت سے اعتراضات کے مکمل طور پر غیر تسلی بخش ہے:۔

کانگرس کا مہا سبھائی رویہ

گویا کانگرس نے نیشنلسٹ مسلمانوں کی خاطر یہ تو قرار دے دیا۔ کہ وُہ فرقہ وارانہ فیصلہ کو نہ منظور کر سکتی ہے۔ اور نہ نامنظور۔ اور اسے ان پر بہت بڑا احسان ٹھیرا دیا۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ہندوؤں کی خاطر جو بالفاظ "ملاپ" یہ کہہ رہے تھے کہ "اگر کانگرس کمیونل ایوارڈ کی مخالفت نہیں کرے گی۔ تو ہندو کسی کانگرسی کو ووٹ نہیں دیں گے۔ اپنے علیحدہ امیدوار کھڑے کریں گے" فرقہ وارانہ فیصلہ کی نہایت زور اور شدت کے ساتھ مذمت کر دی۔ اسے قومی معیار سے گرا ہؤا۔ موردِ اعتراضات اور خبر تسلی بخش قرار دے کر اپنی نامنظوری پر موجودہ وقت کی شرط عائد کر دی۔ تاکہ جب موقعہ ملے۔ نامنظوری کا اعلان کر سکے حالانکہ کانگرس کو تمام فرقوں کی نمائندگی کا دعوےٰ ہے اور وُہ یہ بھی جانتی ہے۔ کہ فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق مختلف فرقوں میں شدید اختلاف ہے۔ مگر باوجود اس کے اس نے ضروری سمجھا۔ کہ فرقہ وارانہ فیصلہ پر ایسا تبصرہ کرے۔ کہ اسے مسترد ہی سمجھا جائے۔ لیکن جب مالوی جی کی اس سے بھی تسلی نہ ہوئی اور انہوں نے اور مسٹر اینے نے کانگرس سے استعفا دے دیا۔ تو کانگرسی کیا اسے ان کی منتیں شروع کر دیں۔ اور آخر انہیں اس سمجھوتہ پر راضی کر لیا۔ کہ کانگرس کے فیصلہ کے خلاف ان کے اعتراضات پر غور کیا جائے گا۔ جس کا یہ مطلب ہؤا۔ کہ کانگرس نے فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق جو قرارداد پاس کی ہے۔ وُہ کچھ بھی نہیں۔ اور ممکن ہے۔ کہ چند ہی دنوں کے اندر اسے بالکل وہی شکل دے دی جائے۔ جو مہا سبھائی ہندو ابھی سے دینا چاہتے ہیں۔ اور جو یہ ہے۔ کہ فرقہ وارانہ فیصلہ کو نامنظور کرنے کا اعلان کر دیا جائے۔ اور کانگرس اپنی ساری جد و جہد اس کے خلاف شروع کر دے۔

کانگرس کے خلاف ہندوؤں کو غصہ

مگر باوجود اس کے ہندو کانگرس کے فیصلہ کی سخت مخالفت کر رہے ہیں۔ چنانچہ "ملاپ" ۲۳ جون لکھتا ہے:-

"ہندوستان کے دشمنوں کو خوش ہونا چاہیئے۔ کہ آج ہندوستان کے بہترین دوستوں نے بھی اس کے دشمنوں کی ہاں میں ہاں ملا دی ہے۔ جس کانگرس پر ہندوستان کی امیدیں تھیں۔ جسے وُہ اپنا رہبر بنائے ہوئے تھا۔ اور اب بھی بنائے رکھے گا۔ اسی نے آج وُہ بات کہہ دی ہے۔ جسے آج تک ہندوستان کے دشمن کہہ رہے تھے۔ کانگرس نے کمیونل ایوارڈ کے متعلق جو پوزیشن اختیار کی ہے۔ وُہ حکومت کی پوزیشن سے کسی بھی طرح مختلف نہیں ہے"

غصہ کی وجہ

اس قدر غصہ کا اظہار محض اس لئے کیا جا رہا ہے۔ کہ کیوں فرقہ وارانہ فیصلہ کو نامنظور کر کے اس کے خلاف جد و جہد کرنے کو چند روز پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اور اس لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ کہ چند مسلمان جنہیں نیشنلسٹ کہا جاتا ہے۔ کانگرس سے بدک کر الگ نہ ہو جائیں۔ چنانچہ فرقہ وارانہ فیصلہ کی نامنظوری پر "فی الحال" کا نقاب ڈالنے والوں کی پالیسی کا ذکر کرتا ہؤا اخبار "ملاپ" لکھتا ہے:-

"فی الحال کہنے سے ان کا جو مطلب ہے۔ وہ صاف ظاہر ہے وہ یہ ہے۔ کہ آخرکار وُہ کمیونل ایوارڈ کی مخالفت کریں گے اور اسے نامنظور کر دیں گے۔ ان کی حالت اس آدمی سے کسی بھی طرح بہتر نہیں ہے۔ جو ایک دُوسرے آدمی کو یہ کہہ کر اپنے ساتھ لئے جا رہا ہو۔ کہ میں تمہاری ہر ایک بات تسلیم کرونگا۔ اور دل میں یہ نیت چھپائے ہو۔ کہ سفر شروع تو ہو لینے دو۔ دیکھا جائیگا ۔ . . . . . . وُہ مسلمانوں کو یہ دعوت دے کر اپنی میں لے جانا چاہتی ہے۔ کہ وُہ فی الحال کمیونل ایوارڈ کی مخالفت نہیں کرے گی"

کانگرس کیا کرنا چاہتی ہے

دراصل کانگرس نے کمیونل ایوارڈ کے متعلق باوجود یہ کہنے کے کہ بوجہ تمام اقوام کی نمائندہ ہونے کے وُہ اس کی منظوری یا نامنظوری کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی۔ جو رویہ اختیار کیا ہے۔ اس کا صاف اور واضح مطلب یہی ہے۔ جو "ملاپ" نے بیان کیا ہے۔ کہ وُہ صرف اپنے انتخاب تک ایسا کرنا چاہتی ہے۔ اس کے بعد جب اسے اسمبلی پر قبضہ حاصل ہو جائے گا۔ تو پھر خواہ کچھ ہو۔ کمیونل ایوارڈ کو منسوخ کرا کے دم لے گی۔

مفاہمت کو محال بنانے والا رویہ

کانگرس ایسا کر سکے یا نہ۔ لیکن اس میں کیا شک ہے کہ اس کا یہ رویہ باہمی مفاہمت کو محال بنانے والا ہے اور یہ ممکن نہیں کہ ان حالات میں اہل ہند سیاسیات میں متحد ہو سکیں۔ اور کامیابی کی طرف قدم بڑھا سکیں۔ اس کے متعلق نرم سے نرم الفاظ میں جو کچھ کہا جا سکتا ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ یہ نتیجہ ہے سیاسیات میں اس شخص کی ناواقفیت کا۔ جس کے ہاتھ میں کانگرس کی عنان ہے۔ اور جس نے اس وقت تک کوئی قدم ایسا نہیں اُٹھایا۔ جو سیاسیاتِ ہند کی الجھنوں کو دور کر کے منزل مقصود کے قریب لے جانے والا ہو۔

جماعت احمدیہ اور جُداگانہ انتخاب

اس وقت تک شیعہ اصحاب جمہور مسلمانوں سے علیحدگی اختیار کر کے مخلوط انتخاب کے حامی تھے۔ اب کہا جاتا ہے۔ کہ اہل حدیث لیگ بنارس نے ایک یادداشت وائسرائے ہند اور وزیر ہند کے پاس بھیجی ہے جس میں مخلوط انتخاب کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اور وجہ یہ بیان کی ہے۔ کہ جُداگانہ انتخاب اہلحدیثوں کے لئے نقصان رساں ہوگا۔ اگر اسے قائم ہی رکھنا ہو۔ تو پھر اہلحدیثوں کے لئے نشستیں مخصوص کر دی جائیں۔

مطلب یہ کہ شیعوں اور اہلحدیثوں کو خطرہ ہے۔ کہ اگر جداگانہ انتخاب قائم رہا یعنی مسلمانوں کا انتخاب صرف مسلمانوں کے ووٹوں سے اور ہندوؤں کا انتخاب صرف ہندوؤں کے ووٹوں سے ہؤا تو شیعوں اور اہلحدیثوں میں سے بہت کم لوگ منتخب ہو سکینگے۔ اس لئے وُہ چاہتے ہیں۔ کہ انتخاب مخلوط ہو۔ تاکہ اپنے اپنے حلقہ میں ہندو مسلمانوں کو ووٹ دے سکیں۔ اور مسلمان ہندوؤں کو۔ اس طرح وُہ اپنے زیادہ ارکان کے منتخب ہونے کی امید رکھتے ہیں۔ یا بالفاظ دیگر شیعوں اور اہلحدیثوں کو مسلمانوں کی نسبت غیر مسلموں پر زیادہ اعتماد ہے اور وُہ مخلوط انتخاب ہونے کی صورت میں اپنے نمائندوں کے کامیاب ہونے کی زیادہ توقع رکھتے ہیں اسی وجہ سے عام مسلمانوں سے علیحدگی اختیار کر کے مخلوط انتخاب کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

اس وقت تک مسلمانانِ ہند میں جو فرقہ وارانہ تعصب اور تنگ دلی پائی جاتی ہے۔ اور جس کی وجہ سے کسی امیدوار کی قابلیت کو نہیں دیکھا جاتا۔ بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ وُہ کس فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور پھر اگر اس سے مذہبی عقائد میں اختلاف ہو۔ تو اندھا دُھند اس کی مخالفت شروع کر دی جاتی ہے۔ بڑے بڑے علماء اس کے خلاف فتوے شائع کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور عوام کو مذہبی اختلاف کی بناء پر اس کے حق میں ووٹ دینے سے باز رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے شیعوں اور اہلحدیثوں کے خطرہ کو بے بنیاد نہیں قرار دیا جا سکتا۔ لیکن باوجود اس کے مسلمانوں کے قومی اور ملکی مفاد کا تقاضا یہی ہے۔ کہ فرقہ وارانہ مفاد کو قومی مفاد کے لئے اگر قربان کرنا پڑے۔ تو دریغ نہ کیا جائے۔ ہندوستان میں شیعوں اور اہلحدیثوں کی تعداد جماعت احمدیہ سے زیادہ ہے۔ ان کے خلاف جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں مذہبی تعصب بھی بہت کم ہے۔ اس لئے ان کے نمائندوں کا انتخاب میں کامیاب ہو جانا اتنا مشکل نہیں۔ جتنا جماعت احمدیہ کے نمائندوں کا ہے مگر باوجود اس کے جماعت احمدیہ جداگانہ انتخاب کی حامی ہے۔ اور اس پر سب سے زیادہ زور دیتی چلی آ رہی ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کے

قومی مفاد کے لئے یہی ضروری ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ملکی اور سیاسی معاملات میں جماعت احمدیہ اپنے نقصان کا خطرہ محسوس کر کے بھی عام مسلمانوں کا ساتھ دے رہی۔ اور ان کے مفاد کی حفاظت کا فرض ادا کر رہی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ بحالاتِ موجودہ جداگانہ انتخاب پر اور دے کر اور مسلمانوں کے لئے اسے ضروری قرار دے کر بڑے ایثار اور قربانی کا ثبوت پیش کر رہی ہے۔

مسئلہ کفر و اسلام

کے متعلق

غیر مبایعین کے ایک مطالبہ کا جواب

(۳)

اس سے قبل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مکتوب بنام مرتد ڈاکٹر سے ایک حوالہ "خدا نے میرے پر ظاہر کیا ہے۔ کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابلِ مواخذہ ہے" پیش کر کے ثابت کر چکا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق کفر ہے:

مولوی محمد علی صاحب کی تاویل

اس حوالہ کی مولوی محمد علی صاحب یہ تاویل کرتے ہیں۔ کہ اس میں لفظ مسلمان سے مراد مطلق مسلمان نہیں بلکہ راستباز یا بلفظ دیگر کامل الایمان شخص مراد ہے۔ کیونکہ اس کے بعد کے فقرہ میں خود حضور نے اس کے معنی راستباز کے کئے ہیں:

اس تاویل کی حقیقت

یہ مولوی صاحب کا سراسر مغالطہ ہے۔ کیونکہ وہ بعد والا فقرہ مذکورہ بالا فقرہ کی تفسیر اور تشریح کی غرض سے نہیں بڑھایا۔ بلکہ مرتد ڈاکٹر کی ایک دلیل کے جواب میں تحریر فرمایا ہے۔ مرتد ڈاکٹر نے اپنے اس دعویٰ کی تائید میں کہ حضور کے ہر ایک منکر کو کافر نہیں کہا جا سکتا۔ اپنے خط میں لکھا تھا۔ کہ آپ کو نہ ماننے والے لوگوں میں سے کئی راستباز ہیں۔

مرتد ڈاکٹر کی دلیل کا جواب

سو حضور نے مرتد ڈاکٹر کی اس بات کے جواب میں اول یہ تحریر فرمایا۔ کہ "اگر آپ کا یہ خیال ہے۔ کہ ہزارہا آدمی جو میری جماعت میں نہیں۔ کیا راستبازوں سے خالی ہیں؟ تو ایسا ہی آپ کو یہ خیال بھی کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ ہزارہا یہود اور نصاریٰ جو اسلام نہیں لائے۔ کیا وہ راستبازوں سے خالی تھے۔" یعنے چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انکار کا اور منکروں کا ہے بعینہ وہی حکم میرے انکار کا اور میرے منکروں کا ہے۔ پس اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام منکر کافر ہیں۔ تو میرے منکر بھی کافر ہیں۔ "اگر میرے منکروں کے گروہ کے ایک حصہ کا نام راستباز رکھو گے۔ تو تمہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منکروں پر بھی یہی حکم لگانا پڑے گا۔ کیونکہ یہ دونوں گروہ ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔" اور پھر فرمایا۔ کہ "وہ لوگ جو میری دعوت کو رد کرتے وقت قرآن شریف کی نصوص صریحہ کو چھوڑتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے نشانوں سے موُنہ پھیرتے ہیں۔ ان کو راستباز قرار دینا اسی شخص کا کام ہے۔ جس کا دل شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہے۔" یعنی جن منکروں پر خدا تعالےٰ کے نزدیک اتمام حجت ہو چکا ہے۔ ان کو راستباز قرار دینا تو ایک شیطانی فعل ہے

جن پر اتمام حجت نہیں ہوا ان کا حکم

باقی رہے وہ لوگ جن پر خدا تعالیٰ کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا۔ سو ان کا حکم الگ ہے۔ اور وہ حکم بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکروں کے متعلق کوئی نرالا نہیں۔ بلکہ جو حکم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایسے منکروں اور مکذبوں کا ہے جن پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق خدا تعالےٰ کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا۔ وہی حکم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایسے منکروں اور مکذبوں کا ہے۔ جو آپ کے منکر اور مکذب تو ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ کے نزدیک ان پر اتمام حجت نہیں ہوا۔

ایسے لوگ قابل مواخذہ نہیں

اور وہ حکم ہے۔ کہ یہ دونوں مؤخر الذکر فریق شریعت کی رو سے تو کافر ہی کہلائیں گے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے نزدیک بموجب آیت لا یکلف اللّٰہ نفساً الا وسعہا قابل مواخذہ نہیں ہوں گے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۷۹ پر فرماتے ہیں۔ "اس میں شک نہیں۔ کہ جس پر خدا تعالےٰ کے نزدیک اول قسم کفر یا دوسری قسم کفر کی نسبت اتمام حجت ہو چکا ہے۔ وہ قیامت کے دن مواخذہ کے لائق ہو گا۔ اور جس پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا اور وہ مکذب اور منکر ہے۔ تو گو شریعت نے (جس کی بنا ظاہر پر ہے) اس کا نام بھی کافر ہی رکھا ہے۔ اور ہم بھی اس کو اتباع شریعت کافر کے نام سے ہی پکارتے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ خدا کے نزدیک بموجب آیت لا یکلف اللّٰہ نفساً الا وسعہا قابل مواخذہ نہیں ہو گا۔ پس جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہر ایک منکر از روئے شریعت کافر کہلائے گا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہر ایک منکر بھی کافر کہلائے گا۔ اور جس طرح آنحضرتؐ کے بعض منکر اور مکذب قابلِ مواخذہ نہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کے بعض منکر قابل مواخذہ نہیں۔ اس لئے ان دونوں فریقوں کے احکام میں تفریق کرنا سراسر غلطی ہے۔

دوسرا حوالہ

اب میں ایک اور حوالہ پیش کرتا ہوں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت کو سنکر آپ کو نہ ماننے والے لوگ بلا استثنا سب کے سب کافر ہیں اور ان میں اس حکم کے لحاظ سے کوئی تفریق کرنا سراسر کجروی ہے۔ یہ حوالہ دراصل اسی گذشتہ حوالہ کے متعلق ایک سوال کے جواب میں ہے۔ ذیل میں اصل سوال اور اس کا حضور کی طرف سے جواب درج کیا جاتا ہے

سوال (۶)

حضور عالی نے ہزاروں جگہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ کلمہ گو اور اہل قبلہ کو کافر کہنا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ علاوہ ان مومنوں کے جو آپ کی تکفیر کر کے کافر بن جائیں صرف آپ کے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہو سکتا۔ لیکن عبد الحکیم خان کو آپ لکھتے ہیں۔ کہ ہر ایک شخص جسکو میری دعوت پہنچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے اس بیان اور پہلی کتابوں کے بیان میں تناقض ہے یعنی پہلے آپ تریاق القلوب وغیرہ میں لکھ چکے ہیں۔ کہ میرے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ اور اب آپ لکھتے ہیں۔ کہ میرے انکار سے کافر ہو جاتا ہے۔

الجواب

یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے۔ کیونکہ

(۱) جو شخص مجھے نہیں مانتا۔ وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ خدا پر افترا کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے جیسا کہ فرماتا ہے۔ ومن اظلم ممن افترٰی علی اللّٰہ کذباً او کذب بآیاتہٖ۔ یعنی بڑے کافر دو ہی ہیں۔ ایک خدا پر افتراء کرنے والا۔ دوسرا خدا کے کلام کی تکذیب کرنے والا۔ پس جبکہ میں نے ایک مکذب کے نزدیک خدا پر افترا کیا ہے۔ اس صورت

میں نہ صرف کافر بلکہ بڑا کافر ہوا۔

(۲) اور اگر میں مفتری نہیں۔ تو بلاشبہ وہ کفر اس پر پڑے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں خود فرمایا ہے "ظالم سے مراد اس جگہ کافر ہے۔ اس پر قرینہ یہ ہے۔ کہ مفتری کے مقابل پر مکذب کتاب اللہ کو ظالم ٹھہرایا ہے۔ اور بلاشبہ وہ شخص جو خدا تعالےٰ کے کلام کی تکذیب کرتا ہے۔ کافر ہے۔ سو جو شخص مجھے نہیں مانتا۔ وہ مجھے مفتری قرار دے کر مجھے کافر ٹھہراتا ہے۔ اس لئے میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے"۔

(۳) علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا۔ وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشگوئی موجود ہے۔ . . . . اور خدا نے میری سچائی کی گواہی کے لئے تین لاکھ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کئے۔ اور آسمان پر کسوف و خسوف رمضان میں ہوا۔ اب جو شخص خدا اور رسول کے بیان کو نہیں مانتا۔ اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے۔ اور عمداً خدا تعالےٰ کے نشانوں کو رد کرتا ہے۔ اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے۔ وہ مومن کیونکر ہوسکتا ہے۔ اور اگر وہ مومن ہے۔ تو میں بوجہ افترا کرنے کے کافر ٹھہرا۔ کیونکہ میں ان کی نظر میں مفتری ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم۔ . . . پس جبکہ خدا اطاعت کرنے والوں کا نام مومن نہیں رکھتا۔ پھر وہ لوگ خدا کے نزدیک کیونکر مومن ہوسکتے ہیں جو کھلے کھلے طور پر خدا کے کلام کی تکذیب کرتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے ہزارہا نشان دیکھ کر جو زمین اور آسمان میں ظاہر ہوئے۔ پھر بھی میری تکذیب سے باز نہیں آتے۔

(۴) وہ خود اس بات کا اقرار رکھتے ہیں کہ اگر میں مفتری نہیں اور مومن ہوں۔ تو اس صورت میں وہ میری تکذیب اور تکفیر کے بعد کافر ہوئے۔ اور مجھے کافر ٹھہرا کر اپنے کفر پر مہر لگادی۔ یہ ایک شریعت کا مسئلہ ہے۔ کہ مومن کو کافر کہنے والا آخر کافر ہوجاتا ہے۔ پھر جبکہ قریباً دو سو مولوی نے مجھے کافر ٹھہرایا۔ اور میرے پر کفر کا فتوےٰ لکھا گیا۔ اور انہیں کے فتوے سے یہ بات ثابت ہے۔ کہ مومن کو کافر کہنے والا کافر ہوجاتا ہے۔ اور کافر کو مومن کہنے والا بھی کافر ہوجاتا ہے۔ تو اب اس بات کا سہل علاج ہے۔ کہ اگر دوسرے لوگوں میں تخم دیانت اور ایمان ہے۔ اور وہ منافق نہیں۔ تو ان کو چاہیئے۔ کہ ان مولویوں کے بارے میں ایک لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شائع کردیں۔ کہ یہ سب کافر ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا۔ تب میں ان کو مسلمان سمجھ لوں گا۔ بشرطیکہ ان میں نفاق کا کوئی شبہ نہ پایا جائے۔ اور خدا کے کھلے کھلے معجزات کے مکذب نہ ہوں۔ ورنہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار یعنے منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے میں ڈالے جائیں گے۔ اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ مازنا زان وھو مومن وما سرق سارق وھو مومن یعنے کوئی زانی زنا کی حالت میں اور کوئی چور چوری کی حالت میں مومن نہیں ہوتا۔ پھر منافق نفاق کی حالت میں کیونکر مومن ہوسکتا ہے۔

(۵) جیسا کہ میں نے بیان کیا۔ کافر کو مومن قرار دینے سے انسان کافر ہوجاتا ہے۔ کیونکہ جو شخص درحقیقت کافر ہے۔ وہ اس کے کفر کی نفی کرتا ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ جسقدر لوگ میرے پر ایمان نہیں لائے۔ وہ سب کے سب ایسے ہیں۔ کہ ان تمام لوگوں کو وہ مومن جانتے ہیں جنہوں نے مجھ کو کافر ٹھہرایا ہے۔ پس میں اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا۔ لیکن جنمیں خود انہیں کے ہاتھ سے ان کی وجہ کفر کی پیدا ہوگئی ہے۔ ان کو کیونکر مومن کہہ سکتا ہوں"۔ (حقیقۃ الوحی ۱۶۳ لغایت ص۱۶۵)

اس حوالہ کے متعلق سوال والے حصہ میں چند امور توضیح طلب ہیں:-

نہ ماننے والے سے مراد انکار ہے

اول یہ کہ سوال میں تکفیر کے مقابل پر جو نہ ماننے کا ذکر ہے۔ اس سے مراد مطلق نہ ماننا نہیں۔ بلکہ دعوت کو سن کر نہ ماننا مراد ہے یعنی انکار کرنا۔ چنانچہ نہ ماننے کی بحث جس حوالہ کی بناء پر کی گئی ہے۔ اس میں صریح طور پر یہ الفاظ موجود ہیں۔ "ہر ایک شخص جسکو میری دعوت پہنچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا"۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ اس جگہ زیر بحث دعوت کو سنکر نہ ماننا ہے۔ نہ مطلق نہ ماننا۔ اس کے علاوہ اس سوال میں "نہ ماننے" کو "انکار" سے تعبیر کرکے اس بات کو اور بھی صاف کردیا گیا ہے۔ جیسا کہ اس کے آخری فقرہ "اب آپ لکھتے ہیں۔ کہ میرے انکار سے کافر ہوجاتا ہے" سے ظاہر ہے۔ کیونکہ انکار بے خبری کو نہیں کہتے۔ بلکہ منکر اور اطلاع پاکر نہ ماننے والے کو ہی کہتے ہیں

نہ ماننے سے مراد کاذب کہنا نہیں

دوسری یہ بات قابل توضیح ہے۔ کہ اس سوال میں "نہ ماننے" سے سائل کی مراد "موہنہ سے کاذب کہنا یا مفتری کہنا" ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتی۔ بلکہ اس سے مراد "صرف نہ ماننا" ہے۔ کیونکہ اول تو یہ کہنا کہ "نہ ماننے" کے معنی "موہنہ سے کاذب کہنا" یا موہنہ سے مفتری کہنا ہیں۔ ایک بالکل بے جوڑ تاویل ہے۔ جو الفاظ کی حدود برداشت سے باہر ہے۔ علاوہ ازیں سائل نے اپنے سوال میں خوب کھول کھول کر اس وہم کی بیخکنی کردی ہوئی ہے۔ چنانچہ اس نے سوال کے شروع میں ہی "نہ ماننے" کے ساتھ "صرف" کا لفظ بڑھا کر یعنے یہ کہہ کر کہ "صرف آپ کے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوسکتا"۔ اس بات کی پرزور طور پر تردید کردی ہے۔ کہ نہ ماننے سے اس کی مراد علاوہ نہ ماننے کے کاذب یا مفتری بھی کہنا ہے۔ اور اس بات کو اس نے روز روشن کی طرح واضح کردیا ہے۔ کہ نہ ماننے سے اس کی مراد "صرف نہ ماننا" ہے۔ نہ کہ نہ ماننے کے علاوہ موہنہ سے کاذب یا مفتری بھی کہنا۔ پھر اس سوال کی بناء جس حوالہ پر اس نے رکھی ہے اس میں بھی موہنہ سے کاذب یا مفتری کہنے کا قطعاً کوئی ذکر نہیں ہے۔ بلکہ اس میں دعوت کو سنکر قبول نہ کرنے کے الفاظ ہیں۔ اور وہ حوالہ یہ ہے۔ "ہر ایک شخص جسکو میری دعوت پہنچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے"۔ اسی طرح اس سوال کے آخر میں اس نے "نہ ماننے" کی بجائے لفظ انکار رکھ کر اس بات کی مزید توضیح کردی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔ "پہلے آپ تریاق القلوب وغیرہ میں لکھ چکے ہیں۔ کہ میرے نہ ماننے سے کافر نہیں ہوتا۔ اور اب آپ لکھتے ہیں۔ کہ میرے انکار سے کافر ہوجاتا ہے"۔ یعنی نہ ماننے سے مراد انکار ہے۔ نہ کہ موہنہ سے کاذب یا مفتری بھی کہنا"۔

انکار کا حکم کفر کی نفی نہیں کی گئی

تیسری بات اس سوال میں دیکھنے والی یہ ہے۔ کہ سائل نے صریح الفاظ میں حضور کی طرف اس بات کو منسوب کیا ہے۔ کہ "اب آپ لکھتے ہیں۔ کہ میرے انکار سے کافر ہوجاتا ہے"۔ اور اگر یہ بات درست نہیں تھی۔ تو ضرور تھا۔ کہ حضور اسے اپنے اوپر ایک اتہام سمجھ کر اپنے جواب میں وضاحت کے ساتھ اس کی تردید فرماتے۔ مگر کیا آپ نے اپنے جواب میں اس کی تردید فرمائی۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ بلکہ آپ نے متعدد دلائل سے اسے ثابت کیا ہے۔ جیسا کہ آگے چلکر واضح ہوگا۔ پس یہ کہنا۔ کہ اس سوال میں انکار زیر بحث ہی نہ تھا۔ ایک سراسر مغالطہ تھا:-

حضور نے سائل کو مدعی کیوں قرار دیا

چوتھی توضیح طلب بات اس سوال کے متعلق یہ ہے۔ کہ حضور نے اس کے جواب میں سائل کو اس بات کا مدعی قرار دیا ہے کہ کافر کہنے والا اور نہ ماننے والا دو قسم کے انسان ہیں۔ اور ساتھ ہی اس دعوے کو حضور نے باطل ثابت کیا ہے۔ جیسا کہ حضور کے ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ "یہ عجیب بات ہے۔ کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے"۔ پس اس سوال میں وہ کونسی بات پائی جاتی ہے۔ جس سے سائل کا یہ دعویٰ کرنا ثابت ہوتا ہے۔ اور جب تریاق القلوب میں صاف طور پر یہ بات بیان ہوئی ہے۔ کہ "میرے دعوے کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہوسکتا" اور یہ کہ "میں کسی کلمہ گو کا نام کافر نہیں رکھتا جب تک وہ میری تکفیر اور تکذیب کرکے اپنے تئیں خود کافر نہ بنالیوے"۔ تو حضور نے

سائل کو اس بات کا مدعی کیوں قرار دیا۔ کہ کافر کہنے والا اور نہ ماننے والا دو قسم کے انسان ہیں۔ اور اسے خود اپنا دعوے کیوں تسلیم کیا۔ حالانکہ یہ بات تریاق القلوب میں مذکور تھی اور اگر اسے مدعی قرار دیا بھی تھا۔ تو اس کے اس دعوے کو حضورؑ نے جائے تعجب کیوں قرار دیا۔ جبکہ یہی دعویٰ خود حضور کی کتاب تریاق القلوب میں موجود تھا۔ اور کیا وجہ ہے۔ کہ تناقض کے متعلق حضور نے اس کے سوال کا ان الفاظ کے ساتھ بتصریح جواب نہیں دیا۔ کہ یہاں تناقض واقعی ہے۔ یا یہ کہ کوئی تناقض نہیں ہے۔ حالانکہ اس نے اپنے سوال میں بظاہر تناقض ہی کی بحث اٹھائی ہے۔

سائل مدعی کی حیثیت میں آ گیا

اس امر کی تحقیق کے لئے جب سوال کے الفاظ پر غور کیا جائے۔ تو اس میں صاف طور پر نظر آتا ہے۔ کہ سائل نے اس سوال کے ایک پہلو کو زوردار طور پر پیش کیا ہے۔ اور دوسرے پہلو کو آپ نے زوردار قرار دیتے ہوئے پہلو کے مقابل پر رکھ کر اسے کمزور ظاہر کیا ہے۔

سائل نے ایک پہلو پر زور دیا ہے

پہلے پہلو کو سائل نے دو طرح پر زوردار بنایا ہے۔ ایک تو اس رنگ میں کہ اسے حضور کی ہزاروں تحریروں سے ثابت شدہ حقیقت قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ بالکل خلاف واقعہ بات ہے۔ اور اس کی حقیقت ایک شاعرانہ مبالغہ سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔ اور دوسرے اس رنگ میں کہ وہ اس بات کو تو تسلیم کرتا ہے۔ کہ جو اہل قبلہ اور کلمہ گو شخص کسی دوسرے اہل قبلہ اور کلمہ گو کی تکفیر کرے۔ وہ باوجود اہل قبلہ اور کلمہ گو ہونے کے کافر ہو جاتا ہے۔ اور اسے کافر کہنے سے اہل قبلہ کی تکفیر لازم نہیں آتی۔ لیکن اگر حضور کے منکرین کو کافر کہا جائے۔ تو معاً اہل قبلہ کی تکفیر کا سوال پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اہل قبلہ کی تکفیر لازم آجاتی ہے۔

دوسرے پہلو کو کمزور کر کے دکھایا ہے

غرض سائل نے اس پہلو کو نہ صرف مبالغہ کے ساتھ زوردار بنا کر پیش کیا ہے بلکہ اس نے اسے ایک دعویٰ کی حیثیت دیکر اس کی دلیل بھی پیش کی ہے۔ اور ساتھ ہی اس نے اس کے خلاف قول کے اختیار کرنے کو اہل قبلہ کی تکفیر کا مستلزم بتایا ہے۔ جس کے مقابل پر دوسرے پہلو کو اس نے اس طور پر بھی کمزور کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ اس کا حوالہ نقل کرتے ہوئے ان الفاظ کو اس نے دانستہ چھوڑ دیا ہے۔ کہ "خدا تعالےٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ کہ ہر ایک شخص" الخ اور اگر وہ اس طریق کو اختیار نہ کرتا۔ بلکہ اس حصہ کا بھی ذکر کر دیتا۔ تو اس کا پیش کردہ تناقض خود ہی دور ہو جاتا۔ اور اس اعتراض کی خود بخود بیخکنی ہو جاتی ؛

ایک طرف اوائل کا عقیدہ ہے اور دوسری طرف وحی

کیونکہ تریاق القلوب کی جس عبارت کی طرف اس نے اشارہ کیا ہے۔ اس میں تریاق القلوب والے قول کو حضور نے تصریح سے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ اور اسے اوائل والا قول بتایا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ "ابتدا سے میرا یہی مذہب ہے" اور اس کے بالمقابل مکتوب بنام مرتد ڈاکٹر میں حضور نے جو بات پیش کی ہے۔ اس کے متعلق صاف طور پر تحریر فرمایا ہے۔ کہ "خدا تعالےٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے"۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ تناقض کا اعتراض اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ یا تو دونوں باتیں خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی ہوں۔ اور یا وہ دونوں حضور کی اپنی طرف سے کہی ہوئی ہوں۔ یعنی اجتہادی یا رسمی عقیدہ پر مبنی ہوں۔ مگر جب پہلی بات حضور کی طرف سے ہے۔ اور ابتدائی ہے اور دوسری خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور اسلام کی بیان فرمودہ ہے۔ تو تناقض کی بحث فضول ہے۔ جیسا کہ حضور حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۵۴ پر تناقض ہی کے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

تناقض کا اعتراض باطل ہے

"خلاصہ یہ کہ میرے کلام میں کچھ تناقض نہیں۔ میں تو خدا تعالےٰ کی وحی کی پیروی کرنے والا ہوں۔ جب تک مجھے اس سے علم نہ ہوا۔ میں وہی کہتا رہا۔ جو اوائل میں میں نے کہا۔ اور جب مجھ کو اس کی طرف سے علم ہوا۔ تو میں نے اس کے مخالف کہا۔ میں انسان ہوں۔ مجھے عالم الغیب ہونے کا دعوے نہیں۔ بات یہی ہے جو شخص چاہے قبول کرے یا نہ کرے"

تناقض کا سوال اصل سوال نہیں

اس تحقیق سے ظاہر ہے۔ کہ گو سائل نے بظاہر تناقض کا سوال پیش کیا ہے۔ لیکن درحقیقت اس نے یہ بحث اٹھائی ہے کہ آپ اسلامی شریعت کے اندر رہ کر اور قرآن شریف کے متبع کہلا کر یہ دعوے نہیں کر سکتے۔ کہ میرا انکار کفر ہے۔ کیونکہ آپ کا انکار تکفیر اہل قبلہ کے نیچے آ نہیں سکتا۔ اور تکفیر اہل قبلہ کے بغیر شریعت اسلامیہ کی رو سے کسی اہل قبلہ اور کلمہ گو شخص کو کافر نہیں کہا جا سکتا ؛

تناقض کے اعتراض کا جواب

پس چونکہ سوال کا طریق ثابت کرتا تھا۔ کہ تناقض کا سوال اصل سوال نہیں ہے بلکہ اصل سوال یہ ہے۔ کہ آیا حضور کے انکار کا حکم شریعت کی رو سے وہی ہے یا نہیں، جو کفر کا حکم ہے اس لئے حضورؑ نے تناقض کا جواب تصریح سے نہیں۔ بلکہ ضمنی طور پر دیا ہے۔ یعنی بجائے اس کے کہ جواب میں تناقض کا لفظ رکھ کر اس پر کوئی حکم لگاتے۔ حضور نے ان دونوں متناقض پہلوؤں میں سے ایک کو بدیہی طور پر غلط اور باطل بتایا ہے۔ اور دوسرے کو خدا تعالےٰ کی شہادت سے درست ثابت کیا ہے۔ اور بالمقابل انکار اور تکفیر کے احکام میں تفریق یا عدم تفریق کے سوال کو اصل سوال قرار دے کر اس کا جواب تصریح سے دیا ہے۔ اور ایسے طور پر اس کا جواب دیا ہے۔ کہ اس سے تناقض کا سوال بھی حل ہو جاتا ہے ؛

تریاق القلوب والے قول کو اب پیش نہیں کیا جا سکتا

اور وہ اس طرح پر کہ جس قول کو سائل نے حضور کا پہلا قول بتایا ہے، اسے حضور نے اب اپنا قول تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ اسے سائل کا قول اور اسی کا دعوے قرار دیا ہے۔ کیونکہ جب اس کے مقابل پر وہ قول آ گیا۔ جو خدا تعالےٰ نے ظاہر کیا ہے۔ تو اس کے بعد حضور کو پہلے ہی قول کا قائل بتانا کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی شخص اب بھی اسے حضور کا قول قرار دیتا ہے۔ تو اس کا یہ فعل ایسا ہی ہوگا۔ جیسا کہ کوئی شخص براہین احمدیہ کا ایک فقرہ پیش کر کے حضور کو اس قول کا قائل ظاہر کرنے لگے۔ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اور وہی دوبارہ دنیا پر آنے والے ہیں۔ غرض حضور کا پہلے قول کو سائل کا دعوے قرار دینا اور ساتھ ہی پر زور طور پر اس کی تردید کرنا صاف طور پر بتاتا ہے کہ اب اسے پیش کرنا سراسر ایک کجروی ہے۔ اور اب جو قول حضورؑ کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے۔ وہ وہی ہے جو خدا تعالےٰ نے حضور پر ظاہر کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ "ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے" ؛

اس توضیح کی ضرورت

سوال کا صحیح منشا کسی قدر تفصیل کے ساتھ ایک خاص ضرورت کی بنا پر مجھے بیان کرنا پڑا ہے۔ اور وہ ضرورت یہ ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جواب کو جو اس سوال کے متعلق حضور نے حقیقۃ الوحی میں لکھا ہے۔ دنیا کے سامنے بالکل بگاڑ کر پیش کیا ہے۔ اور اس سوال اور جواب کا مفہوم کچھ سے کچھ بنا دیا ہے۔ اس لئے میں نے حضور کے جواب کو زیر بحث مسئلہ کے متعلق اپنے استدلال میں بیان کرنے سے پہلے سوال کا اصل منشا بیان کر دیا

مولوی محمد علی صاحب کا سوال کو بگاڑنے میں کمال

مولوی محمد علی صاحب سائل کے منشا کو بگاڑ کر پیش کرنے میں بڑے ماہر ہیں۔ اور اس ہتھیار سے وہ اکثر کام لیا کرتے ہیں۔ میں اس جگہ بطور نمونہ اس کی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ میں نے ۱۹۱۵ء میں ایک رسالہ بنام "مولوی محمد علی صاحب کی تبدیلی عقائد" لکھ کر شائع کیا تھا۔ جس میں میں نے مولوی محمد علی صاحب کی سابقہ اور حال کی تحریرات متعلقہ مسئلہ نبوت کا اختلاف ثابت کر کے دکھایا تھا۔ مولوی صاحب موصوف نے انہی ایام میں اسکے جواب میں ایک رسالہ بنام "تبدیلی عقیدہ کا الزام کس فریق پر عائد ہوتا ہے" لکھ کر شائع کیا جس میں انہوں نے میرے پیش کردہ سوال کو بالکل بدل دیا۔ اور اسے کچھ سے کچھ بنا دیا ؛

سوال کو بگاڑ کر پیش کرنے کی ایک مثال

میں ذیل میں دکھاتا ہوں کہ میں نے اپنے رسالہ میں ان کی سابقہ تحریرات کا کیا مدعا بیان کیا تھا۔ اور انہوں نے اسی رسالہ کا کیا مدعا ظاہر کیا اور کیا جواب دیا۔

میرا پیش کردہ مدعا کیا تھا

"مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کے نبیوں میں سے ایک نبی بیان کر کے بتایا ہے کہ انبیاء کے متعلق اللہ تعالیٰ کی جو قدیم سے سنت چلی آتی ہے اسی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی نبی ہیں اور انہی انبیاء کے زمرہ میں سے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ قدیم سے مبعوث کرتا آیا ہے۔ اور لفظ نبی جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتا ہے اسی طرح آپ پر بھی صادق آتا ہے۔" "جن معنوں میں قرآن کریم اور حدیث میں نبی کا لفظ استعمال ہوا ہے انہی معنوں میں آپ بھی نبی ہیں"۔ "نفس نبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی فرق نہیں ہے" (صٓ) "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت اس قسم کی نبوت نہیں کہ جس قسم کی اس امت کے دیگر اولیاء اور مقربین اور محدثین کی طرف بھی منسوب کی جاتی ہے بلکہ آپ انہی معنوں میں نبی ہیں جن معنوں میں دیگر انبیاء علیہم السلام جیسے مسیح ناصری وغیرہ نبی تھے" (صٓ) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت جزوی یا ناقص نہیں بلکہ پوری یعنی کامل نبوت ہے اور آپ کی نبوت کو ناقص قرار دینا گویا تمام انبیاء علیہم السلام کو ناقص قرار دینا ہے کیونکہ جن معنوں میں پہلے انبیاء کرام نبی تھے۔ انہی معنوں میں آپ بھی نبی ہیں" (صٓ) "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی طرح نبی ہیں۔ جس طرح پہلے انبیاء علیہم السلام جو قدیم سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتے رہے ہیں نبی تھے۔ اور آپ نبی ہونے کے لحاظ سے انبیاء ہی کے زمرہ میں داخل ہیں۔ یہ نہیں کہ پہلے انبیاء تو سچ مچ کے نبی تھے۔ لیکن آپ نعوذ باللہ یونہی جھوٹے موٹے اور محض برائے نام نبی ہیں غرض جیسے پہلے نبی تھے ویسے ہی آپ بھی نبی ہیں اور جو پہلے انبیاء کا کام ہوتا تھا وہی آپ کا کام ہے" (صٓ)

مولوی محمد علی صاحب نے کیا مدعا ظاہر کیا

"اب میں مولوی فاضل صاحب کی کتاب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور ان حوالوں کا مفصل جواب آئندہ کسی دوسرے وقت پر ملتوی کر کے سر دست صرف ایک ہی بات اس رسالہ کی تردید کے لئے کافی سمجھتا ہوں۔ ہماری تحریروں میں یہ دکھا کر ہم نے بھی حضرت صاحب کو رسول اور نبی کہا ہے ایک ایسی غلط حرکت ہے کہ جس کا مرتکب یا تو ایک ایسا شخص ہو سکتا ہے کہ جس کو یہ بھی علم نہ ہو کہ فریقین میں متنازعہ امر کیا ہے اور یا پھر ایک حد سے زیادہ چالاک آدمی۔ جو اپنی چالاکی سے لوگوں کو دھوکہ میں رکھنا چاہتا ہے اور تلبیس سے کام لینا ہے اور حق و باطل کا الگ ہو جانا اس کی اغراض کے منافی ہے بھلا ریویو آف ریلیجنز کے تین ہزار صفحات کی ورق گردانی کی محنت مولوی فاضل صاحب نے کیوں اٹھائی۔ جب تنازعہ شروع ہو جانے کے بعد بھی یہ الفاظ ہماری تحریروں میں موجود ہیں مولوی صاحب ایک دفعہ میرے اس اشتہار کو ہی پڑھ لیتے جو بعنوان "نبوت کاملہ تامہ اور جزوی نبوت میں فرق" کے عنوان سے القول الفصل کے جواب میں شائع ہوا تھا۔ تو ان کو اس قدر محنت کی ضرورت نہ پڑتی اور ایک غریب قوم کا روپیہ اس طرح برباد نہ ہوتا۔ اس اشتہار کے صفحہ ۲ پر میں نے لکھا تھا "میں نے شروع میں کہا تھا کہ مرزا صاحب کو مسیح اور مہدی ماننے میں ہم سب ایک۔ ان کو نبی ماننے میں الگ" اگر یہاں نبی لفظ اب باوجود اختلاف کے میں استعمال کر سکتا ہوں تو ریویو آف ریلیجنز میں اس کا استعمال کس طرح میرے دعویٰ کو مضر ہے۔" (صٓ)

میرے پیش کردہ سوال کا جواب کیا دیا جانا چاہیے تھا

میں نے اپنے رسالہ کے جو فقرے نقل کئے ہیں وہ مولوی محمد علی صاحب کے الفاظ نہیں بلکہ مولوی محمد علی کی بعض تحریرات کا یہ مفہوم اور مطلب بیان کیا تھا۔ اور ان کی اصل تحریرات بھی ساتھ ہی درج کی تھیں۔ پس اگر مولوی محمد علی صاحب راستی کے ساتھ اس کا کوئی جواب دیتے تو وہ یہی ہو سکتا تھا کہ وہ یا تو یہ ثابت کر دکھاتے کہ جو عبارتیں میں نے پیش کی ہیں۔ اور ان سے مذکورہ بالا مفہوم لیا ہے۔ وہ فرضی اور بناوٹی عبارتیں ہیں جن کی کوئی اصلیت ہی نہیں یا یہ بات ثابت کر دیتے کہ وہ تحریریں ان کی لکھی ہوئی اور شائع کی ہوئی نہیں۔ اس لئے ان پر ان کے متعلق کوئی مطالبہ عائد نہیں ہو سکتا۔ یا وہ ان عبارتوں کو اپنی تسلیم کرتے ہوئے یہ ثابت کر کے دکھاتے کہ میں نے انہیں توڑ مروڑ کر اور ادھورے طور پر پیش کیا ہے۔ جس کی وجہ سے مجھے ان سے غلط اور بے جا طور پر مذکورہ بالا مفہوم نکالنے کا موقع ملا ہے۔ اور اس طرح سے میری مغالطہ دہی ثابت کرتے اور یا پھر یہ ثابت کر کے دکھاتے کہ ان حوالوں سے وہ مفہوم پیدا نہیں ہوتا۔ جو میں نے ان کی طرف منسوب کیا ہے۔

مولوی صاحب نے جواب میں کونسے طریق سے کام لیا

لیکن مولوی صاحب نے ان چاروں صورتوں کو اختیار کرنا تو درکنار ان کی طرف رخ ہی نہیں کیا۔ اور نہ ہی انہیں اس بات کی جرات ہوئی۔ کہ وہ ان حوالوں کو اور ان کی طرف منسوب کئے ہوئے مفہوم کو درست تسلیم کر کے اپنی تبدیلی عقیدہ کا اعتراف کر لیتے۔ بلکہ انہوں نے اپنی ذہانت طبع کی بدولت اس اعتراض کی زد سے نکلنے کی ایک اور راہ نکالی۔ اور وہ یہ کہ انہوں نے نہ تو اپنی سابقہ عبارتوں کے حوالوں کو چھوا۔ اور نہ ہی میرے بیان کردہ ان عبارتوں کے مفہوم کا ذکر کیا اس کی طرف اشارہ تک کیا۔ بلکہ ساری دنیا کی آنکھوں میں خاک ڈالنے کی کوشش کرتے ہوئے میرے پیش کردہ سوال کو بگاڑ کر کچھ کا کچھ بنا دیا۔

مولوی صاحب نے میرا اعتراض کیا ظاہر کیا

مولوی صاحب نے میرے رسالہ کا یہ مدعا بیان کیا کہ "ہم نے کبھی حضرت مرزا صاحب کو رسول اور نبی بھی کہا ہے" گویا میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب ریویو آف ریلیجنز میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علی العموم غیر نبی اور محض محدث ہی بتاتے رہے ہیں اور حضور کے نبی ہونے کی نفی کرتے رہے ہیں لیکن کسی جگہ ان کے قلم سے حضور کے لئے نبی اور رسول کا لفظ بھی نکل گیا ہے۔ جسے میں نے پکڑ لیا ہے۔ اور اس کی بناء پر ان پر اعتراض کرنے لگا ہوں۔ کہ اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہلے نبی نہیں جانتے تھے تو فلاں تحریر میں آپ کے قلم سے یہ لفظ کیوں نکل گیا۔

مولوی صاحب کا جواب

مولوی صاحب نے میرے تمام رسالے کا یہ ماحصل بیان کر کے اس کا یہ جواب دیا ہے۔ کہ یا تو تم ایسے غبی ہو کہ تمہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ متنازعہ امر کیا ہے اور یا پھر تم حد سے زیادہ چالاک آدمی ہو جو لوگوں کو دھوکا دینا چاہتے ہو۔ اور تلبیس سے کام لیتے ہو اور حق و باطل کا الگ ہو جانا تمہاری اغراض کے منافی ہے۔ اور یہ کہ تمہارے رسالے کے جواب میں ہمارا اشتہار "نبوت کاملہ تامہ اور جزوی نبوت میں فرق" کا ایک ہی فقرہ پیش کر دینا کافی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ "ہم سب ان کو نبی ماننے میں ایک" گویا جو کچھ مولوی صاحب اب لکھ رہے ہیں وہی کچھ ریویو میں بھی لکھتے رہے ہیں۔ اور اس کے خلاف ریویو میں انہوں نے کبھی کچھ نہیں لکھا۔ اور جو کچھ وہ ریویو میں لکھتے رہے ہیں وہی کچھ ان کی موجودہ تحریرات میں مذکور ہے۔

مولوی صاحب کی اپنی تلبیس چالاکی اور مغالطہ دہی

لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ سب مولانا مولوی محمد علی صاحب کی خود اپنی تلبیس اور دھوکہ دہی ہے جسے انہوں نے نہایت چالاکی سے الٹا کر میرے ذمہ لگا دیا ہے اور جس بات کے آپ مرتکب ہوئے اسی کا الزام دوسرے کے سر تھوپ دیا ہے جو ایک نہایت ہی ذلیل کن حرکت ہے۔

خاکسار۔ محمد اسمٰعیل رضی اللہ عنہ۔ قادیان)

تقرر عہدہ داران صدر انجمن احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدہ دار ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء تک منظور کئے جاتے ہیں:

جماعت احمدیہ کراچی

(۱) پریذیڈنٹ، سکرٹری امور خارجہ، سکرٹری امور عامہ - سید رحمت علی شاہ صاحب بی۔اے

(۲) جنرل سکرٹری۔ وائس پریذیڈنٹ، آڈیٹر - حاجی عبدالکریم صاحب آئی۔ ایم۔ ایس۔ ایم

(۳) سکرٹری دعوت و تبلیغ - بابو الہداد خان صاحب

(۴) اسسٹنٹ سکرٹری دعوۃ و تبلیغ، سکرٹری تعلیم و تربیت - مولوی محمد نواز خان صاحب

(۵) محاسب، سکرٹری بیت المال - بابو رفیع الزمان خان صاحب

(۶) سکرٹری وصایا - مولوی غلام حسین صاحب

(۷) سکرٹری تالیف و تصنیف - بابو عطاء اللہ صاحب

(۸) سکرٹری ضیافت - ملک مبارک احمد صاحب

جماعت احمدیہ چکوال

(۱) پریذیڈنٹ - مولوی فتح علی صاحب

(۲) وائس پریذیڈنٹ - خواجہ شمس الدین صاحب

(۳) سکرٹری مال و جنرل سکرٹری - شیخ محمد عبد اللہ صاحب

(۴) سکرٹری تبلیغ - خواجہ عبد العزیز صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی

(۵) اسسٹنٹ سکرٹری مال - خواجہ محکم الدین صاحب

(۶) سکرٹری تعلیم و تربیت - مولوی فتح علی صاحب

(۷) اسسٹنٹ سکرٹری تعلیم - مولوی عبد الواحد صاحب مولوی فاضل

جماعت احمدیہ جہلم

(۱) جنرل سکرٹری - سید زمان شاہ صاحب

(۲) سکرٹری مال - بابو شاہ عالم صاحب

(۳) سکرٹری تعلیم و تربیت - مولوی عبد المغنی صاحب

(۴) سکرٹری تبلیغ - سید سرور شاہ صاحب

(۵) سکرٹری امور عامہ - مولوی عبد المغنی صاحب

(۶) سکرٹری امور خارجہ و وصایا - چودہری علی اکبر صاحب

جماعت احمدیہ سوک کلاں ضلع گجرات

(۱) پریذیڈنٹ - میاں محمد بخش صاحب

(۲) سکرٹری امور عامہ - چودہری محمد حیات صاحب

(۳) سکرٹری مال - میاں غلام حیدر صاحب

(۴) سکرٹری تبلیغ میاں میراں بخش صاحب

جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ

(۱) سکرٹری مال - چودہری دولت خان صاحب

(۲) سکرٹری تعلیم و تربیت - چودہری عبد المجید خان صاحب

(۳) سکرٹری دعوت و تبلیغ - ماسٹر عطاء اللہ خان صاحب

(۴) سکرٹری امور عامہ - چودہری عبد الحق صاحب

(۵) سکرٹری امور خارجہ - چودہری عبد الرحیم خان صاحب

(۶) سکرٹری تالیف و تصنیف - چودہری علی محمد خان صاحب

(۷) سکرٹری وصایا - منشی احمد علی صاحب

(۸) سکرٹری ضیافت - مولوی عبد الرحیم صاحب

(۹) محاسب - منشی احمد علی صاحب

(۱۰) جنرل سکرٹری - منشی محمد ابراہیم صاحب

جماعت احمدیہ کیرنگ اڑلیسہ

(۱) پریذیڈنٹ - مولوی عبد الرحیم صاحب

(۲) جنرل سکرٹری مولوی شیخ طاہر الدین صاحب

(۳) اسسٹنٹ جنرل سکرٹری مولوی سید صمصام علی صاحب

(۴) سکرٹری مال - منشی عبد العزیز خان صاحب

(۵) سکرٹری تبلیغ - منشی عبد الحمید خان صاحب

(۶) سکرٹری تعلیم و تربیت - مولوی سید صمصام علی صاحب

(۷) سکرٹری وصایا - منشی شیخ شیر علی صاحب

(۸) سکرٹری امور عامہ - حکیم شیخ جعفر صاحب

جماعت احمدیہ پٹنہ

(۱) پریذیڈنٹ - مولوی محمد اسمٰعیل صاحب۔ ایم۔ اے

(۲) جنرل سکرٹری - مرزا محمد عزیز صاحب

(۳) سکرٹری تبلیغ - سید اختر احمد صاحب

(۴) سکرٹری تعلیم و تربیت - مولوی اظہر حسین صاحب

(۵) سکرٹری مال - سید شکیل احمد صاحب

جماعت احمدیہ بیگوسرائے ضلع مونگھیر

(۱) پریذیڈنٹ، سکرٹری تبلیغ - مولوی نصیر الدین احمد صاحب بی۔ ایل۔ بی

(۲) سکرٹری تعلیم و تربیت و مال - حکیم شاہ عبد الباری صاحب

جماعت احمدیہ کریام ضلع جالندھر

(۱) جنرل سکرٹری - عبد الغنی صاحب

(۲) سکرٹری امور عامہ و خارجہ - میاں عطاء اللہ صاحب

(۳) سکرٹری مال - اسد اللہ خان صاحب

(۴) سکرٹری تبلیغ - محمد علی خان صاحب

(۵) جائنٹ سکرٹری تبلیغ - عبد المجیب خان صاحب

(۶) سکرٹری تعلیم و تربیت - نعمت خان صاحب

(۷) جائنٹ سکرٹری تعلیم - بہادر جنگ خان صاحب

(۸) سکرٹری وصایا - چودہری عمر خان صاحب

جماعت احمدیہ لاہور

(۱) جنرل سکرٹری - ملک خدا بخش صاحب

(۲) سکرٹری امور عامہ - چودہری اسد اللہ خان صاحب

(۳) سکرٹری تبلیغ - چودہری غلام احمد صاحب ایم۔ اے

(۴) سکرٹری تعلیم و تربیت - مولوی محب الرحمٰن صاحب

(۵) سکرٹری وصایا - ڈاکٹر غلام مصطفٰے خان صاحب

(۶) سکرٹری مال - میاں فضل الدین صاحب

جماعت احمدیہ قلعہ صوبہ سنگھ

(۱) پریذیڈنٹ - چودہری عبد اللہ خان صاحب راجپوت

(۲) وائس پریذیڈنٹ - چودہری سردار خان صاحب

(۳) سکرٹری - چودہری عبد اللہ خان صاحب جٹ

(۴) محاسب - چودہری عبد اللہ خان صاحب راجپوت

(۵) امین - میاں عصم الدین صاحب

جماعت احمدیہ نور محل مشمولہ نکودر ضلع گوڑہ

(۱) پریذیڈنٹ - حکیم فتح الدین صاحب

(۲) سکرٹری مال - علی بخش صاحب

(۳) سکرٹری تبلیغ - محمد عبد اللہ صاحب

(۴) آڈیٹر - مولوی محمد اقبال حسین صاحب

(۵) سکرٹری تعلیم و تربیت - مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل

(۶) سکرٹری امور عامہ - حافظ محمد عبد اللہ صاحب

(۷) سکرٹری وصایا - مولوی محمد اقبال حسین صاحب

جماعت احمدیہ کوہ مری

(۱) پریذیڈنٹ - چودہری مبارک احمد صاحب

(۲) وائس پریذیڈنٹ سکرٹری امور عامہ - مولوی محمد سعید صاحب اوورسیر

(۳) سکرٹری مال - میر سعید احمد صاحب۔ بی۔ اے

(۴) سکرٹری تعلیم - مولوی سعد الدین صاحب۔ بی۔ اے

(۵) سکرٹری تبلیغ - مولوی عبد الرحمان صاحب

(۶) سکرٹری وصایا - مولوی بوستان خان صاحب

جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا

(۱) جنرل سکرٹری - چودہری سلطان احمد صاحب بسرا

(۲) سکرٹری تبلیغ - چودہری محمود احمد صاحب

(۳) سکرٹری مال - چودہری سلطان احمد صاحب

جماعت احمدیہ بھوماں وڈالہ ضلع امرتسر

(۱) پریذیڈنٹ، سکرٹری امور عامہ، امین - چودہری محمد الدین صاحب

(۲) جنرل سکرٹری، سکرٹری تبلیغ - مولوی فضل الحق صاحب

(۳) سکرٹری بیت المال، سکرٹری وصایا، محاسب - محمد عبد الحق صاحب

جماعت احمدیہ پونا

(۱) پریذیڈنٹ — بابا دلی اللہ صاحب
(۲) وائس پریذیڈنٹ — غازی الدین صاحب
(۳) سکرٹری — چوہدری عبدالرشید صاحب بی اے
(۴) محاسب ۔ خزانچی — بابا دلی اللہ صاحب

جماعت احمدیہ الہ آباد

(۱) سکرٹری مال — بابو عنایت اللہ خان صاحب
(۲) سکرٹری تبلیغ — بابو عبدالغنی صاحب
(۳) جنرل سکرٹری — محمد حسین صاحب
(۴) محاسب — بابو ظہور الدین صاحب

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد

(۱) پریذیڈنٹ ۔ سکرٹری امور عامہ — خان محمد اکرم خان صاحب بی اے
(۲) وائس پریذیڈنٹ و سکرٹری امور خارجہ — مرزا غلام حیدر خان صاحب بی ۔ اے
(۳) جائنٹ وائس پریذیڈنٹ — قاضی محمد شفیق صاحب ایم اے
(۴) جنرل سکرٹری — شیخ احمد اللہ صاحب احمدی
(۵) جائنٹ سکرٹری و سکرٹری ضیافت — بابو ۔ ایچ ۔ ایم مرغوب اللہ صاحب
(۶) سکرٹری مال ۔ سکرٹری وصایا ۔ امین — بابو شمس الدین خان صاحب
(۷) سکرٹری دعوۃ و تبلیغ و سکرٹری تعلیم — صاحبزادہ عبداللطیف صاحب لوبی
(۸) سکرٹری تجارت — میاں مظفر الدین صاحب
(۹) سکرٹری تالیف و تصنیف — قاضی محمد یوسف صاحب
(۱۰) آڈیٹر — منشی عبدالمجید صاحب

جماعت احمدیہ رزمک

(۱) پریذیڈنٹ — ملک فضل احمد صاحب
(۲) سکرٹری مال — مسٹر محمد صادق صاحب
(۳) سکرٹری تبلیغ — مسٹر محمد الدین صاحب
(۴) سکرٹری تعلیم و تربیت — مسٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب
(۵) سکرٹری امور عامہ — ڈاکٹر غلام محمد خان صاحب
(۶) " وصایا — ملک فضل احمد صاحب
(۷) آڈیٹر — بابو ظفر الحسن صاحب

جماعت احمدیہ نوشہرہ ضلع پشاور

(۱) جنرل سکرٹری ۔ سکرٹری دعوت و تبلیغ — ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب
(۲) سکرٹری تعلیم و تربیت ۔ سکرٹری مال ۔ سکرٹری وصایا — بابو محمد شفیع صاحب

(۳) سکرٹری امور خارجہ و سکرٹری تالیف و تصنیف ۔ امین — مرزا غلام حیدر صاحب
(۴) سکرٹری امور عامہ ضیافت — چوہدری محمد امین صاحب
(۵) آڈیٹر — چوہدری مبارک علی شاہ صاحب

جماعت احمدیہ مونگھیر

(۱) پریذیڈنٹ — حکیم خلیل احمد صاحب
(۲) جنرل سکرٹری — سید وزارت حسین صاحب
(۳) سکرٹری دعوۃ و تبلیغ — حکیم خلیل احمد صاحب
(۴) سکرٹری مال ۔ محاسب — سید عبدالغفار صاحب
(۵) سکرٹری تعلیم و تربیت — حکیم خلیل احمد صاحب
(۶) سکرٹری امور عامہ خارجہ — سید وزارت حسین صاحب

جماعت احمدیہ نواب شاہ سندھ

(۱) پریذیڈنٹ — شیر محمد خان صاحب
(۲) جنرل سکرٹری — محمد عیسیٰ صاحب
(۳) سکرٹری مال — عبدالکریم صاحب
(۴) سکرٹری تبلیغ — عباس علی شاہ صاحب
(۵) نائب سکرٹری تبلیغ — محمد رافیع صاحب

جماعت احمدیہ شملہ

(۱) جنرل سکرٹری — نعیر الحق خان صاحب
(۲) سکرٹری مال — بابو عبدالحمید خان صاحب
(۳) سکرٹری تبلیغ — بابو فضل محمد خان صاحب
(۴) سکرٹری تعلیم و تربیت — چوہدری محمد شریف صاحب
(۵) اسسٹنٹ سکرٹری مال — شیخ صلاح الدین صاحب
(۶) اسسٹنٹ سکرٹری تبلیغ — شیخ غلام علی صاحب

جماعت احمدیہ سنور ریاست پٹیالہ

(۱) سکرٹری مال — شیخ ذاکر حسین صاحب
(۲) امور عامہ — حاجی عبدالمجید صاحب
(۳) آڈیٹر — منشی محمد مستقیم صاحب
(۴) سکرٹری دعوت تبلیغ — حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب
(۵) سکرٹری تعلیم و تربیت — محمد تقی صاحب

ناظر اعلیٰ ۱۷ ۶ ۲۶

آنریری کارکنوں کی ضرورت

جماعت احمدیہ کے مرکزی دفاتر میں کام کرنے کے لئے آنریری کارکنان کی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے۔ خصوصاً ایسے اصحاب کی جو دفتری کاروبار سے واقف ہوں۔ کئی اصحاب اس وقت آنریری طور پر کام کر بھی رہے ہیں۔ لیکن ایسے اور کارکنوں کی ابھی ضرورت ہے۔ اس لئے تحریک کیجاتی ہے کہ اس قسم کے کاموں میں تجربہ ... والے دوست جو پنشن پر ہوں۔ وہ ہجرت کرکے قادیان میں تشریف لائیں۔ اور خدمت دین کا شرف حاصل کریں۔ (ناظر امور عامہ)

اردو ریویو آف ریلیجنز کے مضامین

میں احباب کرام کی توجہ ان مضامین کی طرف دلاتا ہوں جو شذرۂ رسالہ سے شائع ہوئے ہیں۔ ماہ جون کے رسالے میں ایک مضمون پنجاب میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی مساعی چھپا ہے وہ قابل دید ہے۔ اب جولائی کے رسالے میں ایک مضمون "مختلف ممالک میں اشاعت اسلام کے اسباب" پر ہوگا۔ میں محبان اسلام اور برادران احمدیت کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ وہ اس مضمون کا مطالعہ فرمائیں۔ اور اس رسالے کے خریدار بنکر اپنے معلومات دینی و علمی میں اضافہ فرمالیں۔ قرآن مجید کے آیات کے باہمی ربط پر سلسلہ تفسیر بھی قابل مطالعہ ہے۔

(مہتمم طبع و اشاعت قادیان)

جناب حسن صاحب ہتاسی کہاں ہیں

جہلم کے ایک خط سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ اور انہیں ملنا چاہتی ہیں۔ وہ جلد ان کے پاس پہنچ جائیں۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی تازہ خبر

جناب غلام حسین صاحب بلوچ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے شہر ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے تین دفعہ امرت دہارا کی چھوٹی شیشی ۸؍ والی خریدی۔ اول دو دفعہ تو نقلی ملی اور تیسری دفعہ پنڈت ٹھاکر دت شرما وید لاہور کی تیار شدہ ملی۔ پہلے تو میرا دل اس دوائی سے بدظن ہوگیا۔ لیکن پھر جب کہ اصل ملی۔ تو یقین آگیا۔ کہ واقعی امرت دہارا لاثانی دوائی ہے۔ بشرطیکہ اصل ہو اس خط کے دیکھتے ہی امرت دہارا کی ایک شیشی کلاں ۱؍ والی بھیجدیں کوئی ڈراپر بھی ساتھ روانہ کردیں۔ ایسے خطوط کئی آتے ہیں اصل کی نقلیں بھی بنا کرتی ہیں کسی چیز کی زیادہ نقلیں ہونا دراصل اس کی خوبی کو ظاہر کرتی ہیں عقلمند لوگ ڈھونڈ کر اصل کو پاسکتے ہیں اور نقالوں کے دھوکہ میں نہیں آتے ہیں۔ جب شیشی لیں۔ یہ خریدیں۔ تو یہ دیکھ لیں۔ کہ شیشی کے اوپر امرت دہارا اور پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کا نام لکھا ہے۔ تب خریدیں۔ ورنہ سیدھے **منیجر امرت دہارا ۹۲ لاہور کو لکھ کر منگوالیں۔**

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڈھ میں داخلہ

اُمیدواروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں داخلہ کے لئے درخواستیں ۱۵ر جولائی ۳۴ء تک پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے پاس پہونچ جانی چاہئیں۔ اور امیدوار کو معہ اسناد و سرٹیفکیٹ چال چلن وغیرہ بتاریخ ۲۵ر جولائی ۳۴ء پرنسپل کے دفتر میں حاضر ہو جانا چاہیئے۔ تاریخ مقررہ کے بعد کوئی درخواست نہیں لی جائیگی۔ قواعد و ضوابط داخلہ طبیہ کالج دفتر سے مفت مل سکتے ہیں۔ پرنسپل طبیہ کالج

مشینری اور آلاتِ زراعت

نئے اور ترقی یافتہ نمونوں کے مطابق ساختہ۔ آہنی رہٹ۔ ہل۔ بیل چکی۔ یعنی خراس چارہ کترنے کی مشینیں۔ فلور ملز۔ چھڑائی کی مشینیں۔ قیمہ۔ بادام روغن اور سیویاں بنانے کی بے نظیر مشینیں وغیرہ ارزاں ترین قیمتوں پر خرید کرنے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔ ایم اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ پنجاب

اکسیر تسہیلِ ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔ قیمت ۲ معہ محصول علاوہ — منیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا

ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ (گورنمنٹ سے رجسٹرڈ) کیلئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ کورس ایک سال پر اسپکٹس مفت — منیجر

ایک موٹر ڈرائیور

ایک احمدی نوجوان جو چھ سات سال موٹر ڈرائیوری کا کام کرتا رہا ہے۔ اور متعدد افسروں کے سرٹیفکیٹ اس کے پاس ہیں۔ ایک سال سے بیکار ہے اور بہت تکلیف میں ہے۔ اگر کوئی دوست ملازمت دلانے میں مدد دے سکیں تو مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔ جو تنخواہ دی جائیگی منظور ہوگی۔ مہر علی موٹر ڈرائیور مقام ہڈالی ڈاکخانہ خاص ضلع شاہ پور (ناظر امور عامہ)

گکرے! الکرے! الکرے!!!

آنکھوں کیلئے کیا ہی تباہ کن مرض ہے۔ اس سے آنکھوں میں کھجلی کی تکلیف رہتی ہے۔ روشنی میں آنکھیں بخوبی کھل نہیں سکتیں۔ نظر آہستہ آہستہ مفقود ہوتی جاتی ہے۔ غرضیکہ اس مرض سے مریض سخت تکلیف میں ہوتا ہے۔ یہ مرض اگر ایک دفعہ جڑ پکڑ جائے۔ تو مٹنے کا نام نہیں لیتا۔ اور اکثر اوقات اپریشن تک نوبت آجاتی ہے۔ پس اس مرض کا جہاں تک ہو سکے۔ بہت جلدی علاج کرانا چاہیئے۔ سب سے بڑھکر اس مرض کیلئے علاج سرمہ نورانی ہے۔ ککرے نئے ہوں یا پرانے سرمہ نورانی کے استعمال سے بہت جلدی دور ہو جاتے ہیں۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو ملفیہ تحریر آنے پر قیمت واپس کر دی جائیگی۔ ضرور آزمائش کیجئے۔ اور اس بیش بہا تحفہ سے فائدہ اٹھائیے۔ سرمہ نورانی کا روزانہ استعمال نظر کو تیز کرتا ہے۔ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱ر علاوہ پیکنگ و محصولڈاک ۳ کا ٹکٹ بھیجکر نمونہ مفت طلب فرمائیے۔

دلکشا سنون

دانتوں اور مسوڑوں کی جملہ امراض کیلئے واحد منجن ہے۔ اس کے پائیوریا جیسا موذی مرض بھی جڑ سے اکھڑ جاتا ہے لیکن استقلال کے ساتھ استعمال کرنا شرط ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر

دلکشا ہیئر آئل

بالوں کے لئے از بس بہترین تیل ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ اونس ایک روپیہ ۹ اونس کی شیشی ۱ر علاوہ محصولڈاک ۴ اونس والی دو شیشیاں ایک ہی شیشی جتنے محصولڈاک میں جا سکتی ہیں۔ اس کا ضرور لحاظ رکھا کریں۔

کنارسی روز

عورتوں اور مردوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے لاثانی ہے۔ قیمت فی شیشی عہ تین شیشیاں للعہ تفصیل کے لئے کارخانہ کی مکمل فہرست ایک کارڈ لکھکر مفت طلب فرمائیے۔ نوٹ:۔ آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

بے اولادوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس مرض کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ طبیب لوگ اسقاط حمل اور ڈاکٹر صاحبان مس کیریج کہتے ہیں۔ یہ نہایت ہی موذی بیماری ہے۔ اس نے ہزاروں گھر بے اولاد کر دئے۔ جو ہمیشہ نونہال بچوں کی آرزو میں غم و مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ مولا کریم ہر ایک کو اس موذی مرض سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ اس بیماری کا مجرب علاج مالک دواخانہ رحمانی نے استادی المکرم حضرت نورالدین شاہی طبیب سے سیکھا ہے۔ اور حضور ہی کے حکم سے ۱۹۱۰ء سے پبلک میں شائع کیا۔ اور احتیاطی رنگ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے اپنے دواخانہ کے لئے رجسٹرڈ کرایا ہے۔ تاکہ پبلک کسی اور کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ محافظ اٹھرا گولیاں مولانا استادی المکرم نورالدین شاہی طبیب کا مجرب نسخہ ہے یہ نسخہ نہ کوئی اور شخص بنا سکتا ہے۔ اور نہ ہی فروخت کر سکتا ہے۔ ہوشیار رہیں۔ صرف دواخانہ ہذا کے لئے رجسٹرڈ ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں حب اٹھرا کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر مایوس والدین کے لئے دل کی ٹھنڈک ہوتا ہے۔ منگوا کر استعمال کرا کر قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھئے۔ مشک آنست کہ خود ببوید۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک نوٹ:۔ اس دواخانہ کے سرپرست اور نگران حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ہیں۔ لہٰذا تمام ادویہ صحیح اور کامل اور پوری احتیاط سے اور خاص الٰہی طریق سے تیار کی جاتی ہیں۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان۔ پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

امرتسر کی سناتن دھرم پرچار سبھا نے ۲۱ جون کی اطلاع کے مطابق ایک "گاندھی کا بائیکاٹ" نامی کمیٹی بنائی ہے۔ جس نے اپنے ذمہ یہ کام لیا ہے کہ جب گاندھی جی جولائی کے دوسرے ہفتہ میں لاہور آئیں تو سیاہ جھنڈیوں سے ان کا استقبال کیا جائے۔ اس کمیٹی کے بانیوں کا خیال ہے۔ کہ گاندھی جی کی ہری جن تحریک جس سے انہوں نے ہندوؤں میں افتراق پیدا کر دیا ہے۔ بالکل بے موقع اور بے وقت کی تحریک ہے۔ اس کے علاوہ وہ ہریجن تحریک کو ہندو شاستروں کی تعلیم کے بھی منافی سمجھتے ہیں۔ ورن آشرم سوراجیہ سنگھ کے ایک جلسہ میں بھی گاندھی جی کی اس تحریک کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ نیز جلسہ میں یہ قرارداد منظور کی گئی۔ کہ گاندھی جی کے دورۂ پنجاب کے موقعہ پر احتجاجی مظاہرات کئے جائیں۔

پٹنہ سے ۲۱ جون کی اطلاع ہے کہ دو مسلمان جن میں ایک عورت بھی ہے ایک فرقہ وار فساد کے سلسلہ میں قتل کر دئے گئے۔ یہ فساد ضلع دارسلی گنج میں گائے کے ذبح کرنے پر ہوا ہے۔

کلکتہ سے ۲۲ جون کی اطلاع ہے کہ آسام اور بنگال کے مختلف اضلاع میں گذشتہ چند روز سے مسلسل و متواتر بارش کے باعث بے اندازہ نقصان ہوا ہے۔ اکثر مقامات پر اے۔ بی ریلوے چار فٹ تک پانی میں ڈوبی ہوئی ہے۔ دریاؤں میں طغیانی آگئی ہے۔ اور اکثر جگہوں سے ریلوے لائن ٹوٹ گئی ہے۔ شمالی سلہٹ۔ اور گون گھاٹ کے علاقہ میں بہت سے دیہات زیر آب ہو گئے ہیں گاڑیوں کی آمد و رفت بند ہے۔ چاول کی تیار فصل کو بہت نقصان پہنچا ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے ۲۱ جون کی اطلاع ہے کہ افغانستان میں شدید بارش کے باعث سیلابوں سے چند دیہات بہہ گئے ہیں۔ اور متعدد نعشیں سیلاب کے پانی میں تیر رہی ہیں۔ حکومت افغانستان سیلاب زدگان کی امداد میں سرگرمی دکھا رہی ہے۔

نئی دہلی سے ۲۱ جون کی اطلاع کے مطابق سکرٹری ہندو مہاسبھا نے نمائندہ پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ پارلیمنٹری بورڈ کی مجلس عاملہ سے مسٹر اینے اور پنڈت مدن موہن مالویہ نے مستعفی ہو کر انتخاب اسمبلی کے سلسلہ میں ہندو مہاسبھا کی حمایت کی ہے۔ کیونکہ یہ دونوں لیڈر ہندو مہاسبھا سے گہری ہمدردی رکھتے ہیں۔ لیکن گاندھی جی نے چند نیشنلسٹ مسلمانوں کو زائد نشستیں دلانے کے لئے اپنی قوم پرستی کو قربان کر دیا۔

ہندو مہاسبھا کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس ۸ جولائی کو منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں اسمبلی کے امیدواروں کو منتخب کرنے کے لئے ایک الیکشن بورڈ کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

آئرش پارلیمنٹ میں ۲۱ جون کو مسٹر کاسگریو نے یہ تحریک پیش کی۔ کہ گورنر کی تنخواہ اور مصارف کے سالانہ تخمینہ پر دوبارہ غور کیا جائے۔ مسٹر ڈی ولیرا نے تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم کل ہی گورنر جنرل کا عہدہ اڑا دیتے۔ مگر ہمیں آزاد حکومت کے معاہدہ اور کانسٹی ٹیوشن کا پاس ہے اس لئے ہم ایسا اقدام کرنے سے احتراز کرتے ہیں لیکن آخر کار ہمیں اس عہدہ کو اڑا دینا ہی پڑیگا۔ گورنر جنرل کے فرائض مضحکہ خیز ہیں۔ اور یہ عہدہ تمام آئرش قوم کے لئے مضرت رساں ہے۔ بالآخر مسٹر کاسگریو کی تحریک ۱ اور ۲۹ ووٹوں کے تناسب سے مسترد ہو گئی۔

ریاست رام پور کے پبلسٹی آفیسر نے اخبارات کو اطلاع بھجوائی ہے کہ رام پور میں حالات درست ہو گئے ہیں اور شہر کے دستہ داران شی من نے اس بات کا یقین دلایا کہ اہل شہر پر امن زندگی بسر کرنے کے لئے بیقرار ہیں۔ چنانچہ ان حالات کے پیش نظر کرفیو آرڈر کو منسوخ کر دیا گیا۔ اور فوجی پہرے میں بھی تخفیف کر دی گئی ہے۔ نیز حکومت کا ارادہ ہے کہ ۱۹ جون کے گولی کے حادثہ کی تحقیقات کی جائے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس حادثہ میں ایک آدمی ہلاک اور تیرہ زخمی ہوئے۔

شملہ کا ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ مسٹر حسین زبیری اور آغا علی کو انڈین سول سروس کی دو اسامیوں کو فرقہ وار توازن درست کرنے کے وزیر ہند نے نامزد کیا ہے۔ اگر یہ امیدوار طبی امتحان میں پاس ہو گئے۔ تو انہیں آزمائشی طور پر تعلیم حاصل کرنے والوں میں لے لیا جائیگا۔

اخبار ٹریبیون کا نامہ نگار شملہ سے لکھتا ہے۔ کہ علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر کا تقرر عنقریب عمل میں لایا جانے والا ہے۔ اس عہدہ کے لئے پندرہ سو روپیہ ماہوار۔ مفت مکان اور موٹر الاؤنس مقرر ہے۔ سر مزمل اللہ خان۔ نواب صاحب چھتاری۔ سر محمد یعقوب۔ سر عبید اللہ سہروردی۔ نواب محمد اسمٰعیل خان۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خان اور ڈاکٹر ولی محمد امیدوار ہیں۔

وائسرائے ریلیف فنڈ کی میزان شملہ سے ۲۲ جون کی اطلاع کے مطابق چون لاکھ اکہتر ہزار ۹۸۳ روپے ۷ آنے ۷ پائی تک پہنچ گئی ہے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کو کلکتہ سے ۲۲ جون کی اطلاع کے مطابق معلوم ہوا ہے کہ بنگال کے سات اضلاع میں دیہاتی ابتدائی تعلیم کا قانون نافذ کر دیا گیا ہے اور تقریباً بائیس ہزار مدارس اس نئی سکیم کے ماتحت کھولے گئے ہیں نیز اضلاع میں اس سکیم کو نافذ العمل کرنے کے لئے آٹھ لاکھ روپیہ کا تخمینہ کیا گیا ہے۔

بولیویا اور پیراگوے میں چلی کی ایک اطلاع کے مطابق شدید جنگ ہو رہی ہے۔ دونوں طرف سے پچیس ہزار سپاہی بیس میل کے محاذ پر میدان جنگ میں نبرد آزما ہیں۔

افغان قونصل جنرل متعینہ ہند نے لاہور کی اطلاع کے مطابق لکھا ہے کہ گذشتہ جنگ عظیم کے دوران میں حکومت برطانیہ نے بہت سے ترکی سپاہیوں کو گرفتار کر لیا تھا۔ ان میں سے بہت سے قیدی اگرچہ سلسلہ میں ترکی روانہ کر دئے گئے۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ ایک ہزار ترک ابھی ہندوستان میں مقیم ہیں۔ حکومت کا ارادہ ہے کہ ان ترکوں کو جو اپنے وطن واپس جانا چاہتے ہوں بھیجی جائے۔ اس لئے ترکوں سے متعلق تمام معلومات افغان قونصل جنرل متعینہ ہند کو بہم پہنچائی جائیں تاوہ متعلقہ حکام سے گفت و شنید کر کے ان کی ترکی میں واپسی کا خاطر خواہ انتظام کر سکیں۔

مسٹر رامزے میکڈانلڈ وزیر اعظم کے متعلق لنڈن سے ۲۲ جون کی اطلاع ہے کہ وہ ضعف بصارت کی وجہ سے تین ماہ کی رخصت لینے والے ہیں۔ مسٹر بالڈون ان کے قائم مقام کریں گے۔

کلکتہ سے ۲۲ جون کی اطلاع ہے کہ حکومت بنگال کے دفاتر ۲۷ جون کو دارجلنگ سے کلکتہ منتقل ہو جائیں گے

سان فرانسسکو اور آک لینڈ کو آپس میں ملحق کرنے کے لئے ایک پل تیار کیا جا رہا ہے۔ جس کی تعمیر ۱۹۳۷ء میں اختتام پذیر ہوگی۔ اس کی لمبائی ۸½ میل ہوگی۔ اور اس پر تقریباً ایک کروڑ پچاس لاکھ پونڈ خرچ ہوں گے۔

شملہ سے ۲۱ جون کی اطلاع ہے کہ کونسل آف سٹیٹ کا آئندہ اجلاس ۱۸ اگست کو منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے نیز غیر سرکاری کاموں کے لئے پانچ دن مخصوص کئے گئے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی